اطمینانِ قلب

مصنفہ

قلندر زمان شاہزادہ اسد الرحمٰن قدسیؒ

ناشر

رَحمانی پبلیکیشنز

کمرہ نمبر 1010 کاوش کراؤن 10th فلور شاہراہِ فیصل، کراچی

جملہ حقوق بحق آستانہ قدسی محفوظ ہیں

قلندر زماں سید اسد الرحمٰن قدسی رحمۃ اللہ علیہ
کی کتابیں مقامی کتب فروشوں نہ ملیں تو ہم سے طلب فرمائیں
(خادم) آستانہ قدسی بھون (ضلع چکوال)
حسنین اسٹیشنری ڈاکخانہ بھون
تحصیل کلر کہار (ضلع چکوال)

ویب سائٹ

www.qalandar-e-zaman.com

موبائل 03455965678

حرف آغاز

بِسم اللہ الرحمٰن الرَحیم

اس وقت آپ کے ہاتھوں میں حضرت سید اسدالرحمٰن قدسی اعلی اللہ مقامہم کی تالیف کردہ کتاب ۔"اطمینانِ قلب" ہے جو تاریخی طور پر 1366ھ میں یعنی آج سے تقریباً 64 برس قبل تالیف کی گئ تھی اس کتاب کو اسکی اہمیت وافادیت کے پیشِ نظر کئی بار شائع کیا گیا الحمدُاللہ یہ سلسلہ جاری وساری ہے زیرِ نظر کتاب 1960ھ کے اڈیشن کا عکس ہے۔

الحمدُاللہ ! ہم روزانہ صبح شام اپنی نمازوں میں اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتے ہیں کہ وہ ہماری سیدھے راستے کی جانب رہنمائی فرمائے۔ اس رہنمائی کی دُعا کے عملی حصول کے لیئے اس کتاب کا مطالعہ قاری کے بے شمار سوالات کا ازخود جواب فراہم کرتا ہے اس طرح تعلیمات پر عمل کرنے سے تالیفِ قلوب کے علاوہ طالب حق اور اصحاب ذوق کے قلب کو پوری طرح فیضیاب کرتا ہے۔ اگر آپ جائزہ لیں تو آپ کو احساس ہوگا کہ ہمارے موجودہ معاشرے میں حاجت رواء اور مشکل کُشا کا مسنخ شدہ تصور نہ صرف توحید خالص کی مکمل نفی کرتا ہے بلکہ اس غیر شرعی طرز عمل کے کرنے سے ایمان کو خطرات بھی لاحق ہو سکتے ہیں ہم سب جانتے ہیں کہ عقائد واعمال کی بنیاد ایمان پر ہے جس کے لیئے قوانین شریعہ کو تسلیم کرنا اور اس پر صدق دل سے عمل کرنا لازمی ہے ایمان ویقین کے لیئے تزکیہ نفس، مجاہدہ، دُرود اور دُعائیں انفرادی عبادات کو حُسن فراہم کرتی ہیں۔ اس کتاب میں دی گئ تعلیمات کے مطابق عمل کرنے سے انشااللہ طلب صادق رکھنے والے اصحاب کو قرب الٰہی نصیب ہو سکتا ہے۔ حضرت صاحب کی صحبت اور خدمت میں رہنے والے خوش نصیب اصحاب نے حضرت کی عملی زندگی کے مطالعہ کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ اطمینانِ قلب میں دی گئ تعلیمات محض مشاہدہ نہیں بلکہ حضرت کی عملی زندگی کا جو معمول تھا وہ اس کتاب میں موجود ہے۔ اس طرح باطنی اور رُوحانی بالیدگی کے حصول کے لیئے اطمینانِ قلب جیسی اعلیٰ پایہ کی تالیف بصیرت اور حکمت کے ساتھ ہمیں بھرپور رہنمائی فراہم کرتی ہے لہٰذا طریقت اور باطنی معمالات کی درستگی کے لیئے اس تالیف کا مطالعہ بے حد ضروری ہے۔

آپ کو بخوبی علم ہوگا کہ قلندر زمان حضرت سید اسدالرحمٰن قُدسی اعلی اللہ مقامہم کی شخصیت کا شمار ایسی پاکیزہ ہستیوں میں ہوتا ہے جن کے فیض سے برصغیر کے علاوہ دُنیا بھر کے مسلمانوں نے استفادہ حاصل کیا۔ الحمدُاللہ حضرت صاحب کی تعلیمات کو اب نیٹ پر بھی جاری کر دیا گیا ہے آپ حضرت صاحب کی تعلیمات کا مطالعہ www.qalandar-e-zaman.com پر بھی فرما سکتے ہیں۔ دین اور شریعت کو اُس کی اصل حالت میں سامنے لانے کے لیئے جس قدر محنت اور صلاحیت درکار ہوتی ہو گی اسکا اندازہ کرنا مشکل نہیں ہے اس میں کوئی کلام نہیں ہے کہ حضرت صاحب نے تمام روحانی منازل خود طے کرنے کے بعد بڑی عرق ریزی کے بعد تمام مسلمانوں اور بالخصوص علم وعرفان، شرعۃ المتین، صراط مستقیم اور اطمینانِ قلب کے سچے طلب گاروں کے لیئے ایک نادر کتاب تالیف

کر کے انکی بھرپور رہنمائی کا کام سرانجام دیا ہے۔ حضرت کے فرمانے کے مطابق ان کی تمام تعلیمات کتاب و سنت سے بال برابر ہٹی ہوئی نہیں ہیں۔ جو انشااللہ ایک صدقہ جاریہ ہے۔ خدا ہم سب کو حضرت کی تعلیمات جو قرآن و سنت کے عین مطابق ہیں ان پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

میں اللہ تعالیٰ کا شکر گذار ہوں جس نے میرے والد محترم محمد عتیق رَحمانی کو دوبارہ یہ کام آگے بڑھانے کی توفیق عطا فرمائی۔ آپ سے بھی گذارش ہے کہ اپنی استطاعت اور توفیق کے مطابق حضرت کی تعلیمات کو عام کرنے میں حتی المقدور کوشش کرکے ذخیرہ آخرت میں اضافہ کریں اس کتاب کو زیادہ سے زیادہ احباب میں تقسیم کرنے اور ویب پر متعارف کرنے کا اہتمام کریں اللہ تعالیٰ اس جزائے خیر کے عمل کو قبول فرمائے اور اپنی رضا نصیب فرمائے مزید دُعا ہے کہ والد محترم کی یہ کاوش ہم سب اہل خانہ اور متوسلین سلسلہ رَحمانی کے لیئے موجب خیر برکت فرمائے۔ آمین

خواستگار :

عبدالقیوم خلیل

ایڈوکیٹ

طریقہ فیضِ رَحمانِیہ

فہرست

مقدمہ

حمد

توحید

طاغوتیت

نور

ایمان

قنوت

اسلام

طریقت

اتقا

مراتب اتقا

وسیلہ

مجاہدہ

تزکیہ نفس

ذکر لسانی

اسماء حسنیٰ

اذکار نماز

نماز کے بعد کی دعائیں

اذکار خواب

فکر

چلہ کشی

ذکر قلبی

پاس انفاس

مراقبہ

طریقہ فیض

انشراح صدر

قرب ربانی

ہدایت

کلمات طیبہ

حاجات کی دعائیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَ النُّوْرَ ط

انسان کی پیدائش کی غرض و غایت عبادت و بندگی ہے۔ اسلام کی تعلیمات اور شریعت کے قوانین میں فرائض عبودیت کی تفصیلات ہیں۔ پیدا ہونے سے مرنے تک زندگی کے سب مراحل اگر تعلیمات اسلام اور قوانین شریعت کے مطابق ہوں۔ تو پوری زندگانی عبادت ہے۔

جس طرح ظاہری اور جسمانی عبادات ہیں اسی طرح باطنی اور روحانی عبادات بھی ہیں۔ جسمانی اور ظاہری بندگی اور اس سے متعلقہ احکام کے لئے جملہ انسان مکلّف ہیں۔ روحانی اور باطنی بندگی کا مبنیٰ ذوق سلیم ہے۔ اس کی تعلیمات طریقت کے نام سے موسوم ہیں۔ طریقت کا ماحصل تقرب الی اللہ ہے۔

جس طرح شریعت کے جملہ اصول و احکام قرآن مجید سے ماخوذ ہیں۔ اسی طرح طریقت کی تعلیمات بھی قرآن مجید سے ماخوذ ہیں۔ جس طرح حضرت نبی کریم ﷺ نے قرآن حکیم کے احکام پر عمل کرکے امت کو راہ عمل بتائی، اسی طرح طریقت کی عملی تعلیم بھی دی۔

بعض اہل علم و اصحاب نے چند غلط فہمیوں کی بناپر اکثر چیزیں اشراق و یوگ وغیرہ کو طریقت اسلام میں داخل کردی ہیں جس سے ایک الجھاؤ پیدا ہوگیا ہے اور بے شمار طریقے ظہور میں آگئے ہیں جن میں الجھ کر اہل ذوق بھٹکتے رہتے ہیں۔ منزل مقصود تک رسائی نہیں ہوتی بلکہ بعض حالات میں سخت خطرات بھی لاحق ہوجاتے ہیں اور بجائے اطمینان قلب و سکون خاطر کے اضطراب، قلق، وحشت دامنگیر ہوتے ہیں جس کے نتیجے میں کفر و شرک تک نوبت پہنچتی ہے۔ طریقت اسلام میں جو غیر اسلامی تعلیمات داخل ہوگئی ہیں ان کی تفصیل بہت طولانی ہے۔ اجمالی بیان کتاب "صراط مستقیم" میں ہے جو بعض عزیزوں کی خواہش پر چند سال قبل تالیف ہوئی تھی۔ جس کی بکثرت اشاعت ہوئی اور بے شمار طالبوں نے اس سے استفادہ کیا۔

اصحاب ذوق اصرار کے ساتھ ایک ایسی عام فہم کتاب کے شائق و طالب تھے جس میں طریقت اسلام کی تمام ضروری تعلیمات بغیر کسی غیر اسلامی طریقہ کی آمیزش کے ہوں اور جن پر ہر زمانہ کے

صلحاء اولیاء عامل رہے ہوں اور حضرت نبی کریم ﷺ سے مسلسل جن کی غیر منقطع اجازت چلی آ رہی ہو۔

الحمد للہ کہ مذکورہ خواہش کے مطابق یہ کتاب تالیف ہو گئی۔ محض تائید الٰہی اور توفیق ربانی نے کام تکمیل کو پہنچایا ورنہ کسی الجھے ہوئے مضمون کو سلجھانا جس میں بے شمار اشخاص حیران و سرگرداں ہوں آسان کام نہیں تھا۔ اب ایک شاہراہ متعین ہو گئی، گمراہی کا احتمال نہیں رہا۔ حق کے طالبوں کو بغیر کھٹکے عمل پیرا ہو جانا چاہیے۔ صحیح راستہ معلوم ہونے پر کسی غلط راہ پر چلنا خود اپنی تباہی کے سامان کرنا ہے۔ غلطی اور ناراستی کسی شکل میں ہو، موجب ہلاکت ہوتی ہے۔ طالب حق کو وہی راہ اختیار کرنی چاہیے، جو خطرات و مہالک سے پاک اور موصل الی المطلوب ہو۔

وما علینا الا البلاغ۔

اسد الرحمٰن قدسی

۲۷ رمضان المبارک ۱۳۶۶ھ
آستانہ بھوپال

حمد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ رحمٰن رحیم کے نام کے ساتھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ () اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ () مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ () اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ()

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ () صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ()

(حمد اللہ رب العالمین ہی کے لئے ہے۔ رحمٰن رحیم۔ سزاء وجزاکے دن کا مالک۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے استعانت چاہتے ہیں۔ ہم کو سیدھے راستے کی رہنمائی فرما۔ ان کا راستہ جن پر نعمت فرمائی۔ جو نہ مغضوب ہوئے اور نہ گمراہ ہوئے۔)

اس سورۂ مبارکہ میں بہت لطائف ہیں۔ یہ دعا بھی ہے اور سرچشمۂ فیضان و ہدایت بھی۔ اگر مضمون کو ذہن نشین کرلیا جائے تو شرک وبدعت کی راہیں مسدود ہو کر سعادت وفلاح کی راہیں کھل جائیں گی۔

کوئی شخص اس یقین پر راسخ ہو جائے کہ ہر طرح کی بڑائی اور برتری، ہر طرح کی ستائش وخوبی اور سب تعریف وتوصیف صرف اسی ایک ذات پاک کے لئے زیبا ہے جو ساری کائنات اور جملہ مخلوقات کا پروردگار ہے۔ ہر ہر ذرہ اسی کی بخشائشوں سے فیضیاب اور ہر ہر قطرہ اسی کی رحمتوں سے سیراب ہو رہا ہے۔ ایک دن اس کے حضور میں تمام مخلوقات کے پورے کردار واعمال کی باز پرس ہوگی۔ اسی کی پاک ذات عبادت واستعانت کی مستحق ہے۔ وہی سعادت وفلاح کی راہیں دکھا کر اپنی نعمتوں سے سرفراز فرماتا ہے اور غضب وضلالت سے بچاتا ہے۔ تو پھر ممکن نہیں کہ قدم کو لغزش ہو۔ جو شخص صدق دل سے اللہ رب العالمین کی حمد کرتا رہے اور اسی سے ہر حال اور ہر امر میں استعانت کا خواستگار رہے تو اسے وہ نعمتیں حاصل ہوتی ہیں، جن کا اسے وہم وگمان بھی نہیں ہوتا۔

توحید

اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِيْ
يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاۗءَ ۚ وَسِعَ
كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـــُٔـوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿٢٥٥﴾ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ڐ قَدْ
تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۤ لَا انْفِصَامَ
لَهَا ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٥٦﴾ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ڛ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا
اَوْلِيٰۗـــُٔـھُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۧ
﴿٢٥٧﴾ (البقرة ٢ - ٢٥٥ تا ٢٥٧)

(اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی حی القیوم ہے۔ اس کے لئے نہ اونگھ ہے نہ نیند۔ آسمان اور زمین میں سب کچھ اسی کا ہے۔ کس کی مجال جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے حضور میں کسی کی شفاعت کر سکے۔ جو کچھ گرد و پیش ہے وہ سب اس کے علم میں ہے۔ اس کے علم میں سے کسی چیز کا کوئی احاطہ نہیں کر سکتا، مگر جس کو وہ چاہے۔ اس کا تخت حکومت آسمانوں اور زمین پر چھایا ہوا ہے اور ان کی نگرانی سے وہ تھکتا نہیں ہے۔ اس کی ذات بڑی ہی بلند مرتبہ اور عظمت والی ہے۔ دین کے بارے میں کوئی اکراہ نہیں ہے۔ ہدایت کی راہ گمراہی سے جدا نمایاں ہے۔ پس جو کوئی طاغوت سے بیزاری کے ساتھ انکار کرے اور اللہ پر ایمان لائے تو گویا اس نے مضبوط شاخ پکڑ لی جو کبھی ٹوٹنے والی نہیں ہے۔ اللہ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ اللہ ان لوگوں کا مددگار ہے جو ایماندار ہیں۔ وہ انہیں تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لاتا ہے۔ اور جو لوگ کفر کی طغیانی میں مبتلا ہیں ان کے دوست طاغوتی عقائد ہیں جو انہیں روشنی سے نکال کر تاریکیوں میں لے جاتے ہیں۔ یہی لوگ دوزخی ہیں۔ جو ہمیشہ عذاب جہنم میں پڑے جلتے رہیں گے۔)

طاغوتیت

طاغوت وہ مشرکانہ عقائد ہیں جن میں ارواح مُردگان کو حاجت روا، مشکل کشا اور شفاعت کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ حق تعالیٰ جل و علیٰ نے اس طاغوتی اعتقاد کا ابطال فرمایا ہے اور جو لوگ اس عقیدے کو دوست رکھتے ہیں انہیں کافر کہا جا ہے۔

حاجت روا اور مشکل کشا وہ وہی ذات پاک ہے جو زندہ ہے، جس کے لئے فنا اور زوال کبھی نہیں۔ ہر چیز اس کے حکم سے قائم ہے اور وہ خود اپنے قیام کے لئے کسی کا محتاج نہیں، جو نہ کبھی سوئے اور نہ کبھی اونگھ اس کو چھوئے۔ ساری

کائنات اور سب مخلوقات اسی کی ہے۔ جس نے کبھی ایک مکھی بھی نہ پیدا کی ہو وہ کب خالق ارض و سماء کی ہمسری کے قابل ہے۔ کس کی اتنی جرأت ہے جو اس کے حضور میں اس کی اجازت اور اس کے حکم کے بغیر کسی کی شفاعت کر سکے۔ کوئی چیز بھی اس کے علم سے باہر نہیں۔ وہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔ جن کو یہ بھی نہ خبر ہو کہ کب اٹھائے جائیں گے اور جن کو نہ جینے کا اختیار نہ مرنے کا نہ خود اپنی عاقبت کا علم وہ کب اپنے اختیار و ارادہ سے کسی کی شفاعت و سفارش کر سکتے ہیں۔ اللہ کی حکومت تو جملہ کائنات خلقت پر چھائی ہوئی ہے۔ اس کے علو مرتبت و عظمت کی کوئی انتہا نہیں۔ وہ سب کی فریادیں سنتا اور دلوں کے ارادے جانتا ہے۔ جو رگ جاں سے بھی زیادہ قریب ہے۔ پھر اس سے زیادہ گمراہ کون ہے جو ارواح مردگان کو جنہیں نہ تو اپنی عاقبت کا علم نہ یہ خبر کہ کب اٹھائے جائیں گے، جو نہ کسی کی بات سن سکتے نہ کسی کی فریادرسی کر سکتے، اپنا فریادرس اور شفیع سمجھتا ہے؟

وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هَٰٓؤُلَآءِ شُفَعَٰٓؤُنَا عِندَ ٱللَّهِ ۚ قُلْ أَتُنَبِّـُٔونَ ٱللَّهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَلَا فِى ٱلْأَرْضِ ۚ
(یونس ۱۰۔ ۱۸)

(اور وہ اللہ کے سوا ان کی طرف جھکتے ہیں، جو ان کو نہ تو نفع پہنچا سکتے ہیں نہ نقصان اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں، کہو کیا تم اللہ کے پاس ان کے ذریعے سے اپنی عرضداشت بھیجتے ہو جو آسمان و زمین میں کسی چیز کا بھی علم نہیں رکھتے۔)

قُلِ ٱدْعُوا۟ ٱلَّذِينَ زَعَمْتُم مِّن دُونِهِۦ فَلَا يَمْلِكُونَ كَشْفَ ٱلضُّرِّ عَنكُمْ وَلَا تَحْوِيلًا ۝ أُو۟لَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ ٱلْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُۥ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُۥٓ ۚ
(بنی اسرائیل ۱۷۔ ۵۶ تا ۵۷)

(کہو کہ جن کو تم نے اللہ کے سوا اپنا حاجت روا اور مشکل کشا سمجھ رکھا ہے ان کو پکارو، وہ نہ تو تمہاری مصیبت کو دور کر سکیں گے نہ ٹال سکیں گے۔ وہ تو خود اپنے رب سے دعا کرتے ہیں اور تقرب چاہتے ہیں اور جو مقرب ہیں وہ بھی رحمت کی امید رکھتے اور عذاب سے ڈرتے ہیں۔)

وَٱلَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْـًٔا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ۝ أَمْوَٰتٌ غَيْرُ أَحْيَآءٍ ۖ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ (سورہ نحل ۱۶۔ ۲۰ تا ۲۱)

(اور وہ لوگ جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو کسی چیز کے بھی خالق نہیں بلکہ خود مخلوق ہیں، مردے ہیں، زندہ نہیں اور یہ بھی نہیں جانتے کہ کب اٹھائے جائیں گے۔)

وَٱلَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِهِۦ مَا يَمْلِكُونَ مِن قِطْمِيرٍ ۝ إِن تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا۟ دُعَآءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوا۟ مَا ٱسْتَجَابُوا۟ لَكُمْ ۖ وَيَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ يَكْفُرُونَ بِشِرْكِكُمْ ۚ (فاطر ۳۵۔ ۱۳ تا ۱۴)

(اور جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے بھی مالک نہیں۔ اگر تم ان کو پکارو گے تو وہ تمہاری پکار نہیں سنیں گے اور قیامت کے دن تمہارے مشرکانہ فعل پر نفرت کا اظہار کریں گے۔)

وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ○ (الاحقاف ۴۶-۵)

(اور اس سے زیادہ گمراہ کون ہے جو اللہ کو چھوڑ کر ان کو پکارتا ہے، جو قیامت کے دن تک بھی اس کو جواب نہیں دے سکتے۔)

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ○ (البقرۃ ۲-۸)

(اور بعض لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور قیامت ایمان لائے حالانکہ وہ مومن نہیں ہے۔)

وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ﴿۱۰۶﴾

(یوسف ۱۲-۱۰۶)

(اور ان میں سے اکثر لوگ اللہ پر ایمان رکھتے ہوئے بھی شرک کرتے ہیں۔)

اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ۭ وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَـيْـــًٔـا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ۭ (الحج ۲۲-۷۳)

(جو لوگ اللہ کے سوا غیروں کو پکارتے ہیں ان کا یہ حال ہے کہ اگر سب جمع ہوں تب بھی ایک مکھی نہیں بنا سکتے اور اگر مکھی کچھ ان سے لے بھاگے تو وہ اس سے چھین نہیں سکتے۔)

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ۭ (الزمر ۳۹-۳)

(جو لوگ اولیاء کے پجاری ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم تو اولیاء کے پرستار ہیں اس لئے ہیں کہ یہ ہم کو اللہ تک پہنچادیں گے۔)

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَاۗءَنَا ۭ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَاۗؤُھُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَـيْـــًٔـا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ○ (البقرۃ ۲-۱۷۰)

(اور جب ان سے کہو کہ جو کچھ اللہ نے ہدایت فرمائی ہے اس کی پیروی کرو تو کہتے ہیں کہ نہیں، بلکہ ہم تو اس کی پیروی کریں گے جس پر عمل کرتے ہم نے اپنے باپ دادا کو دیکھا ہے چاہے ان کے باپ دادا کچھ بھی نہ جانتے ہوں اور نہ ہدایت یافتہ ہوں۔)

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ۭ

(البقرۃ ۲-۱۶۵)

(اور بعض لوگ ایسے ہیں جو بعض ہستیوں کو اللہ کے ہم پلہ بنالیتے ہیں۔ انہیں اس طرح چاہنے لگتے ہیں۔ جس طرح اللہ کو حالانکہ جو ایمان والے ہیں ان کی تو زیادہ سے زیادہ محبت صرف اللہ ہی سے ہوتی ہے۔)

اولیاء کے پجاریوں اور ارواح مردگان کے پرستاروں کے علاوہ بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو فرشتوں اور پیغمبروں کو حاجت روا اور مشکل کشا سمجھتے ہیں اور ان کی طرح طرح کی نذر و نیاز کرتے ہیں۔

لَا يَأۡمُرَكُمۡ أَن تَتَّخِذُواْ ٱلۡمَلَٰٓئِكَةَ وَٱلنَّبِيِّـۧنَ أَرۡبَابًاۗ أَيَأۡمُرُكُم بِٱلۡكُفۡرِ بَعۡدَ إِذۡ أَنتُم مُّسۡلِمُونَ O
(اٰل عمرآن ۳۔۸۰)

اللہ تم کو کبھی یہ حکم نہ دے گا کہ تم فرشتوں اور پیغمبروں کو قابل نیاز مانو۔ کیا مسلمان ہونے کے بعد وہ تمہیں کفر کرنے کا حکم دے گا؟

اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بَعۡدَ اِيۡمَانِهِمۡ ثُمَّ ازۡدَادُوۡا كُفۡرًا لَّنۡ تُقۡبَلَ تَوۡبَتُهُمۡ ۚ (اٰل عمران ۳۔۹۰)

(جو لوگ ایمان لانے کے بعد کفر کریں اور کفر میں بڑھتے جائیں تو اللہ ان کی توبہ قبول نہیں کرے گا۔)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّخِذُوۡۤا اٰبَآءَكُمۡ وَاِخۡوَانَكُمۡ اَوۡلِيَآءَ اِنِ اسۡتَحَبُّوا الۡكُفۡرَ عَلَى الۡاِيۡمَانِ ؕ وَمَنۡ يَّتَوَلَّهُمۡ مِّنۡكُمۡ فَاُولٰۤـئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ﴿۲۳﴾

(التوبہ ۹۔۲۳)

(اے ایمان والو! اگر تمہارے باپ اور بھائی بھی ایمان پر کفر کو ترجیح دیں تو ان کو اپنا دوست نہ بناؤ۔ تم میں سے جو کوئی ان کو دوست سمجھے گا وہ گنہگار ہوگا۔)

ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَلَمۡ يَلۡبِسُوٓاْ إِيمَٰنَهُم بِظُلۡمٍ أُوْلَٰٓئِكَ لَهُمُ ٱلۡأَمۡنُ وَهُم مُّهۡتَدُونَ O (الانعام ۶۔۸۲)

(جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کفروالحاد اور شرک وبدعت کی آمیزش نہیں کی تو ان کے لئے امن ہے اور وہ ہدایت یافتہ ہیں۔)

قَدۡ جَآءَكُمۡ مِّنَ اللّٰهِ نُوۡرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيۡنٌ ۙ‏ ﴿۱۵﴾ يَّهۡدِىۡ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضۡوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخۡرِجُهُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوۡرِ بِاِذۡنِهٖ وَيَهۡدِيۡهِمۡ اِلٰى صِرٰطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ﴿۱۶﴾

(المآئدة ۵۔۱۵تا۱۶)

(تمہارے پاس اللہ کی طرف سے روشنی اور واضح کتاب آگئی۔ اس سے اللہ ان لوگوں کو سلامتی کی راہیں دکھاتا ہے جو اس کی رضا کی پیروی کرتے ہیں اور اپنے حکم سے ان کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لاتا ہے اور سیدھی راہ کی ہدایت فرماتا ہے۔)

نُوۡر

اللّٰهُ نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ مَثَلُ نُوۡرِهٖ كَمِشۡكٰوةٍ فِيۡهَا مِصۡبَاحٌ ؕ اَلۡمِصۡبَاحُ فِىۡ زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوۡكَبٌ دُرِّىٌّ
يُّوۡقَدُ مِنۡ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيۡتُوۡنَةٍ لَّا شَرۡقِيَّةٍ وَّلَا غَرۡبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ زَيۡتُهَا يُضِىۡٓءُ وَلَوۡ لَمۡ تَمۡسَسۡهُ نَارٌ ؕ نُوۡرٌ عَلٰى نُوۡرٍ ؕ يَهۡدِى
اللّٰهُ لِنُوۡرِهٖ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَيَضۡرِبُ اللّٰهُ الۡاَمۡثَالَ لِلنَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ ۙ ﴿۳۵﴾ فِىۡ بُيُوۡتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنۡ تُرۡفَعَ وَيُذۡكَرَ
فِيۡهَا اسۡمُهٗ ۙ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيۡهَا بِالۡغُدُوِّ وَالۡاٰصَالِ ۙ ﴿۳۶﴾ رِجَالٌ ۙ لَّا تُلۡهِيۡهِمۡ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيۡعٌ عَنۡ ذِكۡرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَ
اِيۡتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ يَخَافُوۡنَ يَوۡمًا تَتَقَلَّبُ فِيۡهِ الۡقُلُوۡبُ وَالۡاَبۡصَارُ ۙ ﴿۳۷﴾ لِيَجۡزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحۡسَنَ مَا عَمِلُوۡا وَيَزِيۡدَهُمۡ
مِّنۡ فَضۡلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ يَرۡزُقُ مَنۡ يَّشَآءُ بِغَيۡرِ حِسَابٍ ﴿۳۸﴾

(اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ اس کے نور کی مثال ایسی ہے کہ گویا ایک طاق ہے جس میں چراغ ہے۔ چراغ قندیل میں ہے۔ قدیل گویا تارا ہے۔ موتی کی طرح چمکتا ہے۔ شجر مبارک کے تیل سے روشن ہے۔ نہ شرقی نہ غربی ہے۔ وہ تیل آگ سے چھوئے بغیر جلنے کے قابل ہے۔ روشنی پر روشنی ہے۔ اللہ جس کو چاہتا ہے نور سے نوازتا ہے۔ اور اللہ مثالیں لوگوں کے سمجھنے کے لئے ارشاد فرماتا ہے۔ اور اللہ ہر چیز سے آگاہ ہے۔ ان گھروں میں جن کے بارے میں اللہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ بلند کئے جائیں اور اللہ کے نام کا ذکر کیا جائے، صبح اور شام تسبیح پڑھی جائے۔ وہ لوگ جن کو تجارت اور بیع اللہ کے ذکر سے غافل نہیں کرتے اور جو نماز کے پابند ہوتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اس دن سے ڈرتے ہیں جب دل اور آنکھیں الٹ جائیں گی۔ تاکہ اللہ ان کو ان کے نیک اعمال کا اچھا بدلہ دے اور اپنے فضل سے زیادہ اجر عطا فرمائے اور اللہ جس کو چاہتا ہے بے حساب رزق عطا فرماتا ہے۔)

تمثیلی طاق کا مصداق وہ گھر ہے جن میں اللہ جل جلالہٗ کے پاک نام کا ذکر کیا جائے۔ وہ بلند مرتبہ عالی شان گھر جن میں اللہ کے پاک نام کا ذکر کرنے کی ہدایت ہے دل ہے، جس میں اللہ کا نور روشن ہوتا ہے۔ جو لوگ ذکر قلبی کرتے ہیں اور جن کا ذکر قلبی قائم ہو کر ذکر پاس انفاس جاری ہو جاتا ہے۔ ان کے قلبی شغل میں دنیا وی کاروبار خلل انداز نہیں ہوتے۔

جو لوگ اس دن سے ڈرتے ہیں جب کہ دل اور آنکھیں الٹ جائیں گی اور اپنے کردار و اعمال کا حساب دینا ہوگا۔ وہ لوگ نماز کے بہت پابند ہوتے ہیں اور زکوٰۃ پوری پوری ادا کرتے ہیں تاکہ ان کی نکوکاری کا بہترین اجر اور خوشنودی باری تعالیٰ عزاسمہ سے حاصل ہو۔

ایمان

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ
مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸۵﴾ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا
كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ (البقرۃ ۲۔ ۲۸۵ تا ۲۸۶)

(رسول ایمان رکھتے ہیں اس پر جو ان کے رب کی طرف سے ان پر نازل ہوا اور مومن بھی۔ سب ایمان والے اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں۔ رسولوں میں سے کسی میں کوئی فرق نہیں کرتے۔ اور کہتے ہیں کہ ہم نے حکم سنا اور اطاعت کی۔ ہم تیری بخشش مانگتے ہیں ہمارے پروردگار اور تیری ہی طرف ہم کو حاضر ہونا ہے۔ اللہ کسی نفس پر اس کی طاقت سے زیادہ ذمہ داری نہیں ڈالتا۔ جو جیسا کرے گا ویسا ہی بھرے گا۔)

ہر شخص کے لئے وہی ہے جو اس کی کمائی ہے۔ اللہ نے کسی کو ناقابل برداشت امور کے لئے مکلّف نہیں کیا ہے۔ جن احکام و قوانین کے بندے پابند کئے گئے ہیں وہ ہر لحاظ سے ہر شخص کے لئے قابل عمل ہیں۔ ہر شخص اپنے کردار و اعمال کے مطابق بدلہ اور صلہ پانے کا مستحق ہے۔

قنوت

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا
مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۗ وَاغْفِرْ لَنَا ۗ وَارْحَمْنَا ۗ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٨٦﴾

(البقرہ ۲۔۲۸۶)

(ہمارے پروردگار اگر ہم سے بھول چوک ہو جائے تو مواخذہ نہ فرمانا۔ ہمارے رب ہم پر بندشوں کا ایسا بوجھ نہ ڈالنا، جیسا ان لوگوں پر ڈالا تھا، جو ہم پر پہلے گزر چکے۔ ہمارے رب ہم پر ایسی پابندیوں کا بوجھ نہ ڈالنا جس کی ہم ناتوانوں میں سکت نہ ہو۔ ہماری غلطیوں کو معاف فرما۔ ہمارے گناہوں کو بخش دے۔ ہم پر رحم فرما۔ تو ہی ہمارا آقا ہے۔ پس ہم کو نافرمانوں و سرکش لوگوں پر غالب فرما۔)

جو شخص خفی و جلی شرک کی نجاست سے پاک ہو کر اپنے پروردگار سے روزانہ اپنی لغزشوں، غلطیوں اور خطاؤں کی معافی مانگتا رہے تو پھر ممکن نہیں کہ نافرمانی، سرکشی اور بدعملی میں گرفتار ہو سکے۔

اعتقاد صحیح طریقت کی جان ہے۔ اصحاب طریقت کے نزدیک شرک سے بڑا کوئی گناہ نہیں ہے، اس لئے طالب حق کو عقائد صحیحہ اور اعمال صالحہ جن میں شرک وبدعت اور کفر والحاد کی آمیزش نہ ہو، اختیار کرنا چاہیے۔

جیسے نور کی ضد ظلمت ہے۔ ایسے ہی اسلام کی ضد کفر ہے۔ اسلام اور کفر کے درمیان شرک ہے۔ شرک کی ذیل میں دو چیزیں اور بھی ہیں۔ الحاد و بدعت۔

اسلام

اسلام کے دو شعبے ہیں۔ دین اور شریعت، یعنی عقائد اور اعمال۔ عقائد کی بنیاد پر ایمان ہے۔ یعنی اللہ کو وحدہٗ لاشریک ماننا۔ اس کی ذات و صفات کو بے ہمتا و یکتا جاننا۔ فرشتوں، آسمانی کتابوں، پیغمبروں اور قیامت پر ایمان لانا۔ امور غیبیہ پر یقین رکھنا۔ عرش و کرسی، لوح و قلم، جنت و دوزخ اور ان تمام تقدیرات پر اعتقاد رکھنا، جن کا بیان قرآن مجید میں ہے۔

اعمال کے لئے قوانین شریعت کو تسلیم کرنا ہے۔ یعنی عبادات و مجاہدات، حقوق و فرائض، اخلاق و معاملات، معاشرت و معیشت اور حدود حلال و حرام کو صحیح ماننا اور اس کی پیروی کرنا۔

عقائد اور اعمال کے کسی جزو سے انکار کفر ہے۔ اللہ کے سوا کسی دوسری ہستی پر صفات ربانی کا اطلاق شرک ہے۔ عقائد و اعمال میں دین و شریعت کے سوا کسی دوسرے طریقے کی آمیزش الحاد ہے اور من گھڑت امور بدعت ہیں۔

طالب حق کو لازم ہے کہ پہلے دین و شریعت سے ضروری حد تک آگاہی حاصل کرے۔ اس کے بعد طریقت کی طرف متوجہ ہو۔ کیونکہ جب تک تعلیمات دین اور قوانین شریعت کی پیروی نہ کی جائے، طریقت کا حصول محال ہے۔

اصحاب طریقت امور دین شریعت میں کسی طرح کا شک و شبہ نہیں رکھتے، نہ فضول مباحث میں وقت برباد کرتے نہ بے نتیجہ اور لایعنی امور کے گرویدہ ہوتے۔ حق تعالیٰ جل شانہٗ نے اپنے بندوں پر جو کچھ فرض کیا ہے اور حضرت نبی کریم ﷺ نے اپنے عمل سے جن امور کو واجب قرار دیا ہے، ان پر بغیر چوں چراں اور بغیر ردوقدح عمل کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک ایسے اعمال قابل قبول ہیں جو محقق و مستند ہوں۔ اس بات کو نہ دیکھا جائے کہ فقہاء اور ائمہ نے ان اعمال کے بارے میں اختلاف کیا ہے یا متفق ہیں۔ فقہاء و ائمہ کا اختلاف رائے راستی پر مبنی ہے جو اپنی اپنی تحقیق کے بنا پر واقع ہے۔ اصحاب طریقت جس مسئلے کو زیادہ صحیح سمجھتے ہیں اور اس سے تسکین خاطر محسوس کرتے ہیں، اسی کو اختیار کرتے ہیں۔

اصحاب طریقت کے نزدیک ظنیات و قیاسات باطل میں داخل ہیں۔ وہ مسائل واحکام جن کی تائید و تصدیق قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے ہوتی ہو اور جو بطور عمل متواتر ثابت ہوں، قابل قبول ہیں۔ اصحاب طریقت جزوی اور فروعی امور میں الجھنا سخت ناپسند کرتے ہیں۔ فرقہ بندی اور اختلافات مذہبی سے گریز کرتے ہوئے ہر مسلمان کو اپنا بھائی سمجھتے ہیں اور خوش باش زندگی بسر کرتے ہیں۔ ہر طالب حق کو یہی طرز عمل اختیار کرنا چاہیے اور مقصود حقیقی یعنی تقرب الی اللہ کے حصول کی سعی کرنی چاہیے۔

دین شریعت ایک عام قانون ہے جس کی اتباع کے لئے ہر شخص مکلّف ہے۔ مگر جس طرح رسولوں کو اطمینان قلب کی نعمت سے سرفراز فرما کر مظاہرات قدرت کے مشاہدے اور عالم ملکوت کے مکاشفے سے مشرف فرمایا اور تقرب الی اللہ کی عزت بخشی۔ اسی طرح عباد مخلصین کو بھی جن میں ذوق سلیم، طلب صادق اور صلاحیت کامل ہو محروم نہیں رکھا۔ بلکہ رسولوں کی وساطت سے وسیلے کا سلسلہ قائم فرمادیا ہے تاکہ صالح بندے بھی اپنے حوصلے اور ظرف کے مطابق اور استعداد قابلیت کے موافق تقرب الی اللہ سے شرف یاب ہو کر اطمینان قلب کی نعمت حاصل کرسکیں۔

جو طالب صادق صحیح الاعتقاد اور پابند شرع ہو کر طریقت میں داخل ہوگا اور تعلیمات طریقت کی پیروی کرے گا، اس کا سینہ روشن ہوگا اور اسلام کی صداقت و حقانیت منکشف ہوگی۔

طریقت

طریقت کی اصل اذکار لسانی و قلبی ہیں جو ہدایت الٰہی کے بموجب صحیح اور مسنون طریقے پر کئے جائیں۔

جب طالب حق عقائد کی صحت اور قوانین کی پابندی کے ساتھ ہدایت الٰہی کے بموجب صحیح طریقے پر اللہ کے ذکر میں مشغول ہوتا ہے تو حق تعالیٰ عزاسمہ، اس کے سینے کو روشن فرمادیتا ہے اور اپنے نور سے اس کے قلب کو منور کردیتا ہے۔ اس کے بعد مراتب قرب کی طرف حسب استعداد و صلاحیت ترقی ہوتی رہتی ہے

شریعت سے طریقت علیحدہ نہیں ہے۔ دونوں میں عام و خاص کی نسبت ہے۔ طریقت کے لئے ذوق سلیم اور طلب صادق شرط ہے۔ اس لئے ہر شخص مکلّف نہیں ہے۔ جب ہر شخص مکلّف نہیں ہے تو طریقت کی تعلیمات بھی عام نہیں ہیں۔

طریقت میں تزکیہ نفس و تصفیہ قلب لازمی ہیں اور یہ دونوں چیزیں مجاہدہ سے حاصل ہوتی ہیں۔ مجاہدہ کے لئے ایک کامل راہنما کی ضرورت ہے اور کامل راہنما بغیر اتقا کی تکمیل کے ملتا نہیں۔ پس معلوم ہوا کہ طریقت کی بنیاد اتقا پر ہے۔

باری تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

یَٰٓأَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ (المآئدة ۵۔۳۵)

(اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور اللہ کی طرف چلنے کا وسیلہ ڈھونڈھو اور اس کی راہ میں مجاہدہ کرو تاکہ تم مراد کو پہنچو۔)

اس آیت شریفہ میں تین باتین تعلیم فرمائی گئی ہیں۔

اتقا ، وسیلہ، مجاہدہ۔

طریقت کا اصل اصول یہی تین امور ہیں۔

اتّقآ

عام طور سے اتقآ کے معنی پرہیزگاری کے سمجھے جاتے ہیں۔ اتقا کا مفہوم بہت وسیع ہے۔ عقائد کی تصحیح کے بغیر اتقا صحیح نہیں ہوتا۔

تصحیح اعتقاد سے یہ مطلب ہے کہ ہستی باری تعالیٰ عزاسمہ، کی ایسی تنزیہہ و تقدیس کا قائل ہونا چاہیے جس میں کسی طرح کے خفی و جلی شرک کی آمیزش نہ ہو۔

جاننا چاہیے کہ ہر طرح کی محبت و عظمت، عبادات اور نیاز کی مستحق صرف ہستی باری تعالیٰ ہے۔ اس کی وحدہٗ لاشریک ذات ہے جو انسانوں کی پکار سنتی اور ان کی دعائیں قبول کرتی ہے۔

جس طرح ذات باری تعالیٰ عزشانہ، بے مثل ہے۔ اسی طرح اس کی صفات بھی بے مثل ہیں۔ اس کی الوہیت و ربوبیت میں کوئی شریک نہیں۔ اس کا کوئی وزیر و مشیر نہیں۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہر چیز کا دانائے حال ہے۔ خالق کائنات ہے۔

جو باتیں رب العزت کی بارگاہ قدس کے نامناسب ہیں ان سے وہ منزہ اور پاک ہے۔ بندوں پر اللہ کا حق ہے کہ اس کی انتہادرجہ کی تعظیم کریں۔ عبادات واستعانت صرف اللہ عزوجل کا حق ہے۔

فرشتے اللہ کے بندے ہیں۔ وہ اس کے حکم کی نافرمانی کبھی نہیں کرتے۔ انہیں جو حکم ملتا ہے اس کی تعمیل بڑی سرگرمی سے کرتے ہیں۔ اللہ رب العزت اپنے مخلص بندوں میں سے جس کو مناسب ہوتا ہے کتاب نازل فرماتا ہے۔ اس کی اطاعت بندوں پر فرض کرتا ہے۔

جو شخص انبیاء کی اطاعت نہ کرے اس پر ملاء اعلیٰ کی لعنت ہوا کرتی ہے اور شیاطین اس کے راہنما ہو جاتے ہیں۔ نبی ﷺ کا اتباع ضروری ہے۔ بغیر ان کے اتباع کے راہ راست نہیں ملتی۔

حضرت خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ ﷺ آخری پیغمبر ہیں۔ اب کوئی نبی آنے والا نہیں۔ حضرت خاتم المرسلین ﷺ پر جو کتاب نازل ہوئی۔ وہ ہر طرح مکمل و مفصل ہے۔

مراتب اتقآ

تصحیح اعتقاد کے بعد اتقآ کے مراتب کی تکمیل کرنا ہے۔

اخلاص و توکل

اخلاص یہ ہے کہ تمہارے سب کام خالص اللہ کے لئے ہوں۔ توکل یہ ہے کہ تم کو حق تعالیٰ کے وعدوں پر یقین ہو۔

صبر و قناعت

جلد بازی سے گریز کرنا صبر ہے۔ موجود پر اکتفا کرنا اور جو موجود نہ ہو, اس کے لالچ سے خالی ہونا قناعت ہے۔

ایثار وخلوص

ایثار یہ ہے جو کچھ پاس ہو اس سے حاجت مندوں کی مدد کرتا رہے۔ خلوص یہ ہے کہ کسی سے احسان کا بدلہ نہ چاہے۔

تسلیم و رضا

تسلیم یہ ہے کہ کسی سے سوال نہ کرے اور نہ کسی کی پیشکش کو رد کرے۔ رضا یہ ہے کہ اس یقین پر راسخ ہو جائے کہ حق تعالیٰ اس کے لئے جو کچھ پسند فرمائے گا وہی سب سے بہتر ہے۔

طالب صادق کو چاہیے کہ پہلے عقائد صحیح کرے۔ پھر ہشت گانہ مراتب اتقآ کی تکمیل کرے۔ جب صحت کے ساتھ مقام اتقآ حاصل ہو, اس وقت کسی مرشد کامل کے دست حق پرست پر توبہ کر کے مرشد کو وسیلہ بنائے اور مجاہدہ

میں مشغول ہو۔ اپنے ہادی کی ہدایت کے مطابق نہایت استقلال سے مجاہدہ کی تکمیل کرے۔ خوب یاد رکھو! جب تک اتقا کامل نہ ہو۔ ہر گز مجاہدہ میں مشغول نہ ہونا چاہیے۔ اتقا کی تکمیل کے بعد وسیلہ ہے اور اس کے بعد مجاہدہ ہے۔ جو لوگ تکمیل اتقا کے بغیر مجاہدہ کرتے ہیں وہ عمر بھر کورے رہتے ہیں۔ طریقت کی اصل اتقا اور مجاہدہ ہے اور ان دونوں کی درمیانی کڑی وسیلہ ہے۔

وسیلہ

ایسے شخص کو وسیلہ بنانا چاہیے جو شرح صدر سے مشرف ہو کر مقام قرب میں پہنچا ہو۔ رہنمائی کے لئے مرشد کی ضرورت ہے۔ اسی لئے طریقت میں وسیلہ ایک لازمی شرط ہے کیونکہ بغیر راہنما کے بھٹکنے اور غلط راستہ پر پڑ جانے کا امکان ہے۔

مرشد کے لئے منیب اور ولی ہونا ضروری ہے۔ **منیب** وہ ہے جس کا قلب ذکر الٰہی کا ذاکر ہو، جو ہمہ تن متوجہ الی اللہ ہو، جس کے قول و فعل میں شرک و بدعت کی خفیف سی جھلک بھی نہ ہو۔ **ولی** وہ ہے جو ایمان میں کامل ہو جس کے کردار میں کفر و الحاد کا شائبہ بھی نہ ہو۔

اللہ جل مجدہٗ جس کی ہدایت چاہتا ہے اسے کوئی سچا راہنما مل جاتا ہے اور جس کی ہدایت منظور نہیں ہوتی بہ سبب اس کی ضلالت کے اسے کوئی رہبر نہیں ملتا۔

مَنۡ یَّهۡدِ اللّٰهُ فَهُوَ الۡمُهۡتَدِ۔ وَمَنۡ یُّضۡلِلۡ فَلَنۡ تَجِدَ لَهٗ وَلِیًّا مُّرۡشِدًا۔ (الکہف ۱۸-۱۷)

جب کوئی ولی اللہ مرشد مل جائے تو اس سے عملی تعلیم حاصل کرو اور اس کی ہدایت پر صبر و استقلال سے عمل کرو کہ مراد کو پہنچو۔

مجاہدہ

اتقا کی صحت و تکمیل کے بعد جب طالب حق کسی مرشد کامل کو وسیلہ بناتا ہے تو مرشد پہلے طالب سے توبہ کراتا ہے۔ کیونکہ مجاہدہ کی ابتدا توبہ سے ہوتی ہے۔

توبہ کے بعد مجاہدہ کی تعلیم دی جاتی ہے۔

وَالَّذِیۡنَ جَاهَدُوۡا فِیۡنَا لَنَهۡدِیَنَّهُمۡ سُبُلَنَا۔ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ۔ (العنکبوت ۲۹-۶۹)

(جس نے ہماری راہ میں مجاہدہ کیا تو ہم اس کو اپنی راہ دکھائیں گے اور بے شبہ اللہ ان کے ساتھ ہے جو احسان کی راہ چلتے ہیں۔ یعنی اہل طریقت۔)

اور ارشاد ہوتا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الۡاِنۡسَانُ اِنَّکَ کَادِحٌ اِلٰی رَبِّکَ کَدۡحًا فَمُلٰقِیۡهِ۔ (الانشقاق ۸۴-۶)

(اے انسان تجھ کو اپنے پروردگار تک پہنچنے میں کوشش کرنی چاہیے پوری طرح جان توڑ کوشش پھر تو اس سے جا ملے گا۔)

اس وعدۂ ربانی کے بھروسہ پر طالبان حق مجاہدہ کرتے ہیں اور فضل الٰہی سے مراد کو پہنچتے ہیں۔

تزکیۂ نفس

توبہ کے بعد نفس کی خرابیوں کی اصلاح ضروری ہے۔ نفس کی خرابیاں بہت ہیں۔ جن میں سفاہت، غرور، کینہ، ریا اور ہوس شہرت راہ حق میں رکاوٹ ڈالنے والی ہیں۔ پوری طاقت اور عزم صمیم سے ان مہالک کی جڑ اکھاڑ پھینکنا چاہیے۔ سفیہ، مغرور، کینہ پرور، ریاکار اور شہرت پسند کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ طالب حق کو لازم ہے کہ مذکورہ خرابیوں میں سے کسی خرابی میں اگر مبتلا ہو تو ہر ممکن طریقے سے اس کو ترک کرے اور نفس کی شرارتوں سے ہمت و استقلال کے ساتھ مقابلہ کرتا رہے۔ جب اپنی غلطیوں اور کمزوریوں کا صحیح احساس پیدا ہو کر جذبہ ملامت اور شرمندگی نمایاں ہو تو سمجھنا چاہیے کہ نفس کی اصلاح ہوئی۔

بے وقوفی، بدتمیزی اور چھچھورے پن کو سفاہت کہتے ہیں۔ خود کو دوسروں سے بہتر سمجھنا غرور ہے۔ کسی کی طرف سے دل میں برائی رکھنا کینہ ہے۔ بددلی اور کاہلی کے ساتھ نماز پڑھنا ریا ہے۔ تزکیہ نفس کے ساتھ ساتھ اذکار لسانی پر استقامت حاصل کی جائے۔ ذکر کے ساتھ فکر لازمی ہے۔ ذکر کی دو قسم ہیں۔ ذکر لسانی اور ذکر قلبی۔ پاس انفاس ذکر قلبی کی ذیل میں ہے۔

ذکر لسانی

نماز، استغفار، استعانت، کلمات طیبہ، تسبیح اور تلاوت کلام اللہ ذکر لسانی کی ذیل میں ہیں۔ ان اذکار کی مداومت مبتدی سے لے کر منتہی تک کے لئے لازم ہے۔ ان کو کبھی کسی حال میں ترک نہیں کرنا چاہیے۔

جو ترتیب اذکار لسانی کی طریقہ کا معمول ہے، یہ ہے۔

استغفار کے لئے سحر کا وقت مخصوص ہے۔ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ (الذّٰریٰت ۵۱۔۱۸) اور يستَغْفِرُوْنَهُمْ بِالْاَسْحَارِ۔ فجر سے قبل دعائے استغفار ۷۰ بار پڑھنا چاہیے۔ جو یہ ہے۔

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ۔ (المؤمنون ۲۳۔۱۱۸)

استعانت کی دعا سورۃ فاتحہ ہے۔ فجر کی سنت اور فرض کی درمیان سات بار پڑھنا چاہیے۔ کلمات طیبہ وہ مقبول دعائیں ہیں جو قرآن مجید میں وارد ہیں۔ نماز میں اور بعد نماز پڑھی جاتی ہیں۔

تسبیح کے لئے صبح وشام کا وقت مخصوص ہے۔ ہے۔ سَبِّحُوْہُ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا۔ (الاحزاب ۳۳-۴۲) مخصوص اسمائے حسنیٰ کی تسبیح پڑھی جاتی ہے۔ لَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی یُسَبِّحُ لَہٗ مَافِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ زمین اور آسمانوں میں سب اسماء الحسنٰی کی تسبیح پڑھتے ہیں۔ فجر وعصر کے بعد پورے اسماء حسنیٰ ایک ایک بار پڑھے جائیں

اسماء حُسنیٰ

یَااَللّٰہُ	یَارَحْمٰنُ	یَارَحِیْمُ	یَامَلِکُ	یَاقُدُّوْسُ
یَاسَلَامُ	یَامُؤْمِنُ	یَامُھَیْمِنُ	یَاعَزِیْزُ	یَاجَبَّارُ
یَامُتَکَبِّرُ	یَاخَالِقُ	یَابَارِئُ	یَامُصَوِّرُ	یَابَدِیْعُ
یَاقَادِرُ	یَاحَفِیْظُ	یَاقَوِیُّ	یَارَبُّ	یَااَحَدُ
یَاصَمَدُ	یَاوَاحِدُ	یَاقَھَّارُ	یَاوَھَّابُ	یَارَزَّاقُ
یَافَتَّاحُ	یَاغَفَّارُ	یَااَوَّلُ	یَااٰخِرُ	یَاظَاھِرُ
یَابَاطِنُ	یَانُوْرُ	یَاعَلِیْمُ	یَاشَھِیْدُ	یَاحَکِیْمُ
یَالَطِیْفُ	یَاخَبِیْرُ	یَاسَمِیْعُ	یَابَصِیْرُ	یَاحَلِیْمُ
یَاغَفُوْرُ	یَاشَکُوْرُ	یَاعَلِیُّ	یَاعَظِیْمُ	یَاکَرِیْمُ
یَارَؤُوْفُ	یَاقَرِیْبُ	یَامُجِیْبُ	یَاحَقُّ	یَاوَلِیُّ
یَاحَمِیْدُ	یَاوَکِیْلُ	یَاقَدِیْرُ	یَاتَوَّابُ	یَاعَفُوُّ
یَاغَنِیُّ	یَاجَامِعُ	یَارَقِیْبُ	یَامُقِیْتُ	یَاحَسِیْبُ
یَابَرُّ	یَاوَاسِعُ	یَاحَیُّ	یَاقَیُّوْمُ	

اِسْتَجِبْ دَعْوَتِیْ بِاَسْمَآئِکَ الْحُسْنٰی وَبِاَعْظَمِ اَسْمَآئِکَ

میری دعا قبول فرما اپنے پاک ناموں کے واسطہ سے

تلاوت کلام اللہ کے لئے تہجد کا وقت مخصوص ہے۔ "قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِیْلًا۔ اَوْ زِدْ عَلَیْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا" (المزمل ۷۳۔۲ تا ۴)

نصف شب کے بعد تہجد کی بارہ رکعت میں جو لوگ حافظ ہیں، مسلسل قرآن مجید پڑھیں۔ ہر رکعت میں تین آیتہ یا ایک رکوع یا بقدر ہمت وذوق جس قدر جی چاہے۔

جو لوگ حافظ نہیں ہیں وہ تہجد کی ہر دو رکعت میں آیتہ الکرسی (البقرۃ ۲۔۲۵۵) بعد فاتحہ اول رکعت میں عظیم تک اور آیتہ نور (النور ۲۴۔۳۵) بعد فاتحہ دوم رکعت میں علیم تک پڑھیں اور تیرھویں رکعت وتر کی بعد تہجد پڑھیں۔ وتر کی ایک رکعت میں بعد فاتحہ (البقرۃ ۲۔۲۸۵) اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے مَا اکْتَسَبَتْ تک پڑھیں اور بعد رکوع قومہ میں بجائے دعائے انابت کے دعائے قنوت رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا پڑھیں۔ (البقرۃ ۲۔۲۸۶)

حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ۔ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔

کفایت کرنے والا ہے۔ میرا اللہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس پر میں نے بھروسہ کیا اور پروردگار عرشِ عظیم کا مالک ہے۔ (۷۰ ستر مرتبہ پڑھیں)

جو لوگ حافظ قرآن نہیں ہیں وہ بعد نماز فجر تسبیح و دعا سے فارغ ہو کر تلاوت کلام اللہ کریں، بقدر طاقت و فرصت اور ترجمہ پر غور کرتے جائیں۔ قرآن مجید کو ہمیشہ مسلسل و باترتیب پڑھنا چاہیے۔ چند سورتیں مخصوص کر کے روزانہ پڑھنا اور باقی کلام اللہ کو نظر انداز کر دینا ناجائز ہے اور غیر مسلسل و بے ترتیب پڑھنا منع ہے۔

اذکار نماز

نماز کے لئے بھی طریقہ کے مخصوص معمولات ہیں۔ جب نماز کے لئے قبلہ رخ کھڑے ہوں پہلے آیتہ نیت پڑھیں جو یہ ہے۔ اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ۔ (الانعام ۶۔۷۹) (بے شک ہر طرف سے میں اپنا منہ موڑ کر اس کی طرف رخ کرتا ہوں جس نے زمین و آسمان کو بنایا اور بے شک میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔)

اس کے بعد دعائے صدق پڑھیں جو یہ ہے؛

رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا۔ (بنی اسرآئیل ۱۷۔۸۰)

(پروردگار مجھے صدق کے مقام میں داخل کر اور صدق کے ساتھ ہی باہر نکال اور اپنی جناب سے میری حفاظت و نگہبانی فرما)

جو لوگ عالم و حافظ نہ ہوں، عربی زبان اور معانی و مطالب کلام اللہ پر عبور نہ رکھتے ہوں وہ ہمیشہ نماز میں بعد فاتحہ کوئی پوری سورۃ پڑھیں، بڑی سورۃ کو دو رکعت میں پوری کریں، چند آیتیں کہیں سے اور چند کہیں سے یا کوئی رکوع کہیں کا اور کوئی کہیں کا نہ پڑھیں۔

رکوع کے بعد قومہ میں ہمیشہ دعائے انابت ایک بار پڑھنا چاہیے جو یہ ہے

رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ۔ (الممتحنہ ۶۰-۴)

(ہمارے رب ہم تجھ پر ہی بھروسہ رکھتے ہیں اور تیری ہی طرف رجوع کرتے ہیں اور تیرے ہی طرف ہم کو لوٹنا ہے۔)

ہر دو سجدہ کے درمیان جلسہ میں دعائے استغفار ایک بار پڑھنا چاہیے اور قعدہ میں دعائے توبہ پڑھنا چاہیے جو یہ ہے؛

رَبِّ أَوْزِعْنِيْٓ أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَأَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ إِنِّيْ تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔ (الاحقاف ۴۶-۱۵)

(پروردگار مجھ کو توفیق دے کہ جو انعام و کرم تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر فرمائے ان کا شکر ادا کروں اور عمل صالح کی توفیق عطا فرما جس سے تیری رضا حاصل ہو اور میرے وابستگان میں نیک بختی پیدا کر۔ میں تیرے حضور میں توبہ کرتا ہوں۔ بے شبہ میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔)

اصحاب طریقت سجدہ تلاوت میں یہ تسبیح پڑھتے ہیں

سُبْحٰنَ رَبِّنَآ إِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا (بنی اسرآئیل ۱۷-۱۰۸)

(پاک ہے ہمارا پروردگار۔ بے شک ہمارے رب کا وعدہ پورا ہو کر رہا)

اور سجدہ سہو میں یہ دعا پڑھتے ہیں؛

رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا O (الفرقان ۲۵-۶۵)

(ہمارے رب دوزخ کو ہم سے دور رکھنا۔ بے شک دوزخ کا عذاب سخت ہے۔)

جملہ اذکار لسانی اور تلاوت کلام اللہ نہایت سکون اور صحت لفظی کے ساتھ معانی پر غور کرتے ہوئے ٹھیر ٹھیر کر پڑھنا چاہیے۔

مداومتِ اذکار سے حقیقت مثالیہ الفاظ کسے صلب سے جوش کرتی ہے جس طرح الفاظ میں معانی پوشیدہ ہوتے ہیں۔ اس طرح معانی میں تاثیر پوشیدہ ہوتی ہے۔ جس طرح رگڑ سے حرارت پیدا ہوتی ہے۔ اس طرح مداومتِ اذکار سے زبان میں تاثیر پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لئے اذکار لسانی پر استقامت لازمی ہے۔

نماز کے بعد کی مقبول دعائیں

فجر

عبادت میں ذوق و شوق ہونے کی دعائیں

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ﴿۱۲۷﴾ رَبَّنَا وَاجۡعَلۡنَا مُسۡلِمَيۡنِ لَكَ وَمِنۡ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسۡلِمَةً لَّكَ ۖ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبۡ عَلَيۡنَا ۚ اِنَّكَ اَنۡتَ التَّوَّابُ الرَّحِيۡمُ ﴿۱۲۸﴾ (البقرة ۲۔ ۱۲۷تا۱۲۸)

رَبِّ اجۡعَلۡنِىۡ مُقِيۡمَ الصَّلٰوةِ وَمِنۡ ذُرِّيَّتِىۡ ‌ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلۡ دُعَآءِ ﴿۴۰﴾ (ابرٰھیم ۱۴۔ ۴۰)

(ہمارے رب ہماری دعائیں قبول فرما بیشک تم سمیع و علیم ہے ہمارے رب ہم کو اپنا فرمانبر دار بنا۔ اور ہماری نسل کو بھی فرمانبر دار جماعت بنا۔ اور ہم کو اپنی عبادت کے لطائف دکھا۔ اور ہم پر توبہ کی برکات نازل فرما بیشک تو تواب ہے رحیم ہے پروردگار مجھ کو اور میرے وابستگان کو نماز پر قائم رکھ ہمارے رب ہماری دعا قبول فرما۔)

ظہر

ثبات قدم اور غلبہ و نصرت کی مقبول دعائیں،

رَبَّنَا لَا تَجۡعَلۡنَا فِتۡنَةً لِّلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَاغۡفِرۡ لَنَا رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۵﴾ (الممتحنة ۶۰۔ ۵)

رَبَّنَاۤ اَفۡرِغۡ عَلَيۡنَا صَبۡرًا وَّثَبِّتۡ اَقۡدَامَنَا وَانۡصُرۡنَا عَلَى الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ ؕ ﴿۲۵۰﴾ (ابقرة ۲۔ ۲۵۰)

رَبَّنَا لَا تَجۡعَلۡنَا فِتۡنَةً لِّلۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ ۙ ﴿۸۵﴾ وَنَجِّنَا بِرَحۡمَتِكَ مِنَ الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۸۶﴾ (یونس ۱۰۔ ۸۵تا۸۶)

رَبَّنَا اغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَاِسۡرَافَنَا فِىۡۤ اَمۡرِنَا وَثَبِّتۡ اَقۡدَامَنَا وَانۡصُرۡنَا عَلَى الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۱۴۷﴾ (ال عمرٰن ۳)

(ہمارے رب ہم کو کافروں کی فتنہ پردازی کا شکار نہ بنا ہماری غلطیوں کو بخشدے ہمارے رب بیشک تو عزیز و حکیم ہے ہمارے رب ہم کو صبر کا خوگر بنا۔ اور ہمارے قدم جما۔ اور ہم کو نافرمانوں کی جماعت پر غلبہ دے۔ ہمارے رب ہم کو اشرار کے فتنہ کا شکار نہ بنا۔ اور اپنی رحمت سے کفار کے شر سے ہم کو بچا۔ ہمارے رب ہمارے گناہوں کو بخشدے اور جو نامناسب زیادتیاں ہم سے ہوئی ہیں ان سے در گزر فرما۔ اور ہم کو ثابت قدم رکھ اور ہم کو کافروں پر غالب فرما۔)

عصر

مغفرت و مرحمت کی مقبول دعائیں

رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿المؤمنون ۲۳-۱۰۹﴾ اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ ﴿الاعراف ۷-۱۵۵﴾ رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ▢ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿الاعراف ۷-۲۳﴾

(ہمارے رب ہم ایمان لائے ہمارے گناہ بخش دے اور ہم پر رحم فرما۔ اور تو بہتر رحم فرمانیوالا ہے۔ تو ہمارا کارساز ہے پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہم پر رحم فرما۔ اور تو بہتر بخشنے والا ہے۔ ہمارے رب ہم نے اپنے آپ کو تباہ کیا اگر ہم کو نہ بخشے گا اور ہم پر رحم نہیں فرمائیگا تو ہم گھاٹا پانے والوں میں سے ہوں جائیں گے۔)

مغرب

والدین اور مومنین کی مغفرت کی مقبول دعائیں

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ﴿نوح ۷۱-۲۸﴾ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ﴿ابراھیم ۱۴-۴۱﴾ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿الحشر ۵۹-۱۰﴾

(پروردگار مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور میرے گھر میں سے با ایمان مردوں اور عورتوں کو بخش دے۔ ہمارے رب مجھ کو اور میرے والدین کو اور سب ایمان والوں کو حساب کے دن بخش دینا۔ ہمارے رب ہم کو اور ہمارے ان دینی بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں بخشدے اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کی طرف سے کوئی کینہ یا دھبہ نہ رہے ہمارے رب بیشک تو روف و رحیم ہے۔)

عشاء

عذاب دوزخ سے امان اور خاتمہ بالخیر کی دعائیں،

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿البقرة ۲-۲۰۱﴾ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿ال عمران ۳-۱۶﴾ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۱﴾ رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۱۹۲﴾ رَبَّنَآ اِنَّنَا

سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿۱۹۳﴾ ۚ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿اٰل

عمران ۳۔ ۱۹۱ تا ۱۹۴﴾ (ہمارے رب ہم کو دنیا آخرت میں حسنات عطا فرما اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے امان دے ہمارے رب ہم ایمان لائے ہمارے گناہوں کو بخشدے اور ہم کو عذاب دوزخ سے بچا۔ ہمارے رب تو نے کارخانہ عالم بے فائدہ نہیں بنایا۔ تو پاک ہے پس ہم کو عذاب دوزخ سے بچا۔ ہمارے رب جس کو تو دوزخ میں ڈالے وہ خوار ہوا۔ اور بدکاروں کا کوئی ساتھی نہیں۔ ہمارے رب ہم نے منادی کرنیوالے کو سنا کہ پروردگار پر ایمان لانے کی منادی کر رہا تھا۔ پس ہم ایمان لائے۔ ہمارے رب ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہم سے برائیوں کو دور کردے اور نیک بندوں کے ساتھ ہمارا خاتمہ کر۔ ہمارے رب جو وعدے تو نے اپنے رسولوں کی معرفت فرمائے ہیں۔ ہم کو نصیب کر اور قیامت کے دن ہم کو ذلیل و رسوانہ فرما۔ بیشک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔)

درود شریف

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

(صلوٰۃ اور سلام نبی امّی محمد رسول اللہ پر جو آخری پیغمبر، سب جہان والوں کے لئے رحمت اور بشیر و نذیر ہیں۔ اور سلام سب رسولوں پر اور حمد اللہ رب العالمین ہی کے لئے ہے)

یہ درود شریف معمولات طریقت میں ہے دعاؤں کے بعد اس کو ضرور پڑھنا چاہیے۔

اذکار خواب

اول وقت عشاء کی نماز پڑھ کر سوجانا چاہیے۔ سوتے وقت ایک بار سورہ فاتحہ پڑھیں۔ اس کے بعد ایک بار یہ دعا پڑھیں؛

فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۟ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿یوسف ۔ ۱۰۱﴾ (آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! دنیا و آخرت میں تو ہی میرا کارساز ہے۔ مجھ کو مسلمان اٹھانا اور نیک بندوں میں شامل فرمانا۔)

اس کے بعد تین بار یہ دعا پڑھیں؛

رَّبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ﴿۹۷﴾ وَاَعُوْذُبِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ﴿المؤمنون ۲۳۔ ۹۷ تا ۹۸﴾

(پروردگار، میں شیاطین کے ڈالے ہوئے وسوسوں سے اور ان کے آنے سے تیری پناہ میں اپنے آپ کو دیتا ہوں۔)

اس کے بعد ایک بار کلمہ ردِّ کفر پڑھیں؛

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنۡ اَنۡ اُشۡرِکَ بِکَ شَیۡئًاوَّاَنَا اَعۡلَمُ بِہٖ وَاَسۡتَغۡفِرُکَ لِمَالَآ اَعۡلَمُ بِہٖ تُبۡتُ عَنۡہُ وَاَسۡلَمۡتُ وَاَقُوۡلُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ ط

(اے اللہ پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں کسی کو تیرا شریک کروں جان بوجھ کر اور مغفرت چاہتا ہوں ان گناہوں کی جن کا مجھے علم نہیں توبہ کرتا ہوں اور میں فرمانبردار ہوں اور کہتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔)

اس کے بعد تین بار یہ کلمہ شریف پڑھیں؛

اَشۡھَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَاشَرِیۡکَ لَہٗ وَاَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہٗ

(شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور شہادت دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔)

اس کے بعد یہ درود شریف پڑھتے رہیں حتّٰی کہ سو جائیں۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ رَحۡمَۃً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ بَشِیۡرًا وَّنَذِیۡرًا وَسَلٰمٌ عَلَی الۡمُرۡسَلِیۡنَ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ

جب نیند سے بیدار ہوں آنکھ کھلتے ہی یہ کلمے پڑھیں؛

سُبۡحَانَ اللّٰہِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکۡبَرُ ط وَلَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡمِ O جَآءَ الۡحَقُّ وَزَھَقَ الۡبَاطِلُ ط اِنَّ الۡبَاطِلَ کَانَ زَھُوۡقًا O لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَاشَرِیۡکَ لَہٗ لَہُ الۡمُلۡکُ وَلَہُ الۡحَمۡدُ یُحۡیِیۡ وَیُمِیۡتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوۡتُ اَبَدًا اَبَدًا۔ ذُوالۡجَلَالِ وَالۡاِکۡرَامِ ط بِیَدِہِ الۡخَیۡرُ ج وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡئٍ قَدِیۡرٌ۔

(پاک ہے اللہ ہر طرح کی ستائش اللہ کے لئے ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اللہ سب پر حاوی ہے۔ بغیر اللہ بزرگ و برتر کے کوئی چاہ وکار نہیں۔ حق آیا اور باطل نابود ہوا۔ بے شک باطل نابود ہونے والا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کے لئے مملکت اور سب تعریف بھی اس کے لئے ہے۔ وہ مارتا بھی ہے اور جلاتا بھی ہے۔ اور خود زندہ ہے موت اس کے لئے کبھی نہیں۔ صاحب بخشش و عطا ہے۔ تمام خیر وخوبی اس کے قبضہ قدرت میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔)

اگر کبھی کوئی حاجت پیش آئے یا کوئی مرض لاحق ہو، خواہ جسمانی یا روحانی، تو اذکار خواب میں سورہ فاتحہ پڑھنے کے بعد کلمات طیبہ یعنی قرآنی دعاؤں میں سے کوئی دعا یا چند دعائیں اپنے حسب حال منتخب کرکے ۷ بار پڑھ کر بدرگاہ مجیب الدعوات دعا مانگیں۔ پھر بقیہ اذکار پورے کریں۔ جب تک حاجت براری نہ ہو اسی طرح عمل کریں۔

جھوٹ، غیبت، فضول مباحث اور بیہودہ باتیں اذکار کی تاثیر میں خلل انداز ہوتی ہیں۔ اجتناب لازم ہے۔ اسی طرح وہ سب کام جو اخلاق کو خراب اور معاملات کو پراگندہ کریں، قابل ترک ہیں۔

اذکار لسانی کے معانی اچھی طرح ذہن نشین ہونا ضروری ہیں۔

بغیر تدبر تفکر کے محض طوطے کی طرح رٹ لگانے سے کوئی فائدہ نہیں۔ افکار کے مطالب و معانی پر غور کرنا ہی مقصد براری کی کلید ہے۔

فکر

اذکار لسانی کے معانی و مطالب پر غور کرنا اور حق تعالیٰ جل شانہ کے مظاہرات قدرت پر نظر ڈالنا فکر ہے۔ محض طوطے کی طرح رٹنے سے اور اندھوں کی طرح گم رہنے سے مشاہدہ کا دروازہ نہیں کھلتا۔ اس لئے طالب حق کو لازم ہے کہ نماز، استغفار، استعانت، تسبیح، کلمات طیبہ اور تلاوت کلام اللہ کو نہایت یکسوئی سے وقت کی پابندی کے ساتھ معانی و مطالب پر غور کرتے ہوئے معمول بنائے اور ہر فرصت کے وقت میں مظاہرات قدرت پر نظر ڈالتا رہے اور سوچتا رہے کہ یہ عظیم الشان نظام کائنات اس حی القیوم کی شان قدرت کا جلوہ ہے جس کا کوئی شریک نہیں۔ جس کا کوئی نظیر و مثیل نہیں جو اپنی ذات کبریائی میں احد و صمد ہے۔ ہر طرح کے نقص و زوال سے پاک و بے عیب ہے۔ کائنات کا ہر ہر ذرہ اس کی بخشائشوں سے فیضیاب اور ہر ہر قطرہ اس کی رحمتوں سے سیراب ہو رہا ہے۔ وہ ہر آن اپنی جملہ مخلوق پر نظر رکھتا ہے، وہ اپنے بندوں کی فریادیں سنتا اور ان کی دعائیں قبول فرماتا ہے اور اپنے فضل و کرم کی بارش سے دم بدم حیات تازہ عطا فرماتا ہے۔

عقائد کی صحت اور مراتب اتقاء کی تکمیل کے بعد جب اذکار لسانی پوری پابندی کے ساتھ طریقہ کے مطابق کئے جاتے ہیں تو چند روز میں قوت مکاشفہ ابھرتی ہے اور اچھے خواب شروع ہو جاتے ہیں۔ کبھی کبھی کوئی بات وقوع سے پہلے خواب میں معلوم ہو جاتی ہے اور اکثر قسم قسم کے دلکش مناظر بھی نظر آتے ہیں۔ طالب کو ان چیزوں کی طرف قطعاً التفات نہیں کرنا چاہیے۔ پھر جب تزکیہ نفس کے بعد ذکر قلبی کیا جاتا ہے تو صفائی قلب کی ترقی کے ساتھ ساتھ قوت مکاشفہ بھی ترقی کرتی ہے اور بجائے خواب کے بحالت مراقبہ بعض امور منکشف ہوتے ہیں۔ طالب کو ان مکاشفات کی طرف بھی قطعاً ملتفت نہیں ہوتا چاہیے۔ اگر ان کی طرف التفات کیا گیا تو ترقی میں رکاوٹ واقع ہوگی۔ جب تک شرح صدر نہ ہو جائے تمام مکاشفات، واردات اور احوال کو نظر انداز کرتے جانا چاہیے کیونکہ یہ چیزیں مقصود اصلی نہیں ہیں۔ یہ تو اذکار کی برکات اور تزکیہ و تصفیہ کے اثرات کے نتائج ہیں جو خود بخود ظہور میں آتے ہیں۔

تصفیہ قلب کے بعد روشنی نمودار ہو کر پھیلنا شروع ہوتی ہے بکثرت واقعات و حالات کا انکشاف ہوتا ہے۔ بشارات و ہدایات بھی ہوتی ہیں۔ بعض چیزیں شدت سے اثر انداز ہوتی ہیں۔ طالب کو نہایت استقلال اور ہمت کے

ساتھ اصل منزل مقصود کی طرف توجہ رکھنی چاہیے اور اپنے رہنما کے سوا کسی کو بھی اپنے حالات، واردات اور مکاشفات نہ بتائے جائیں۔

چلہ کشی

مجاہدہ کا بڑا رکن چلہ کشی ہے۔ اس کے بغیر مجاہدہ کی تکمیل نہیں ہوتی۔ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نے بھی چلہ کشی کی ہے۔ چلہ کشی بہت اہم اور ضروری چیز ہے۔ تمام اولیاء اللہ اسی چلہ کشی کی برکت سے فیضیاب ہوئے ہیں۔ جس کی گزران اپنی ذاتی قوت بازو کی جائز کمائی پر ہو، اسی کو چلہ کشی اختیار کرنی چاہیے اور جس کی گزران خیرات و صدقات، زکوٰۃ و نیاز یا کسی ناجائز ذریعہ سے ہو اسے اس راہ میں قدم نہیں رکھنا چاہیے، کیونکہ ایسی روزی کھانے والا ساری عمر کامیاب نہیں ہوسکتا۔ قرض کا کھانا چلہ کشی میں سم قاتل کی حیثیت رکھتا ہے، اس سے بھی پرہیز کیا جائے اور اگر پہلے سے مقروض ہو تو قرض ادا کرنے کے بعد چلہ کشی کرے۔

چلہ کو اربعین کہتے ہیں۔ اس کے ساتھ اعتکاف بھی ضروری ہے۔ چلہ چالیس دن کا ہوتا ہے۔

وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً (الاعراف۔۱۴۲)

(اور ہم نے موسیٰ کو تیس رات کے لئے اعتکاف کا حکم دیا۔ دس رات اور بڑھا کر پورے چلے میں تکمیل ہوئی۔)

اعتکاف بڑی ہی ضروری چیز ہے۔ باطنی کشود کار کے لئے پورے چالیس دن کا اعتکاف کرنا چاہئے۔ چلہ کی شرائط یہ ہیں۔

روزہ، شب بیداری، خاموشی، قلّت طعام اور بعض مباحات کا جن کی اشد حاجت نہ ہو ترک کرنا۔ چلہ مسجد میں افضل ہے تاکہ نماز باجماعت اور جمعہ نہ چھوٹے۔ اگر کسی جائز وجہ سے یا اپنی کسی قومی مصلحت کی بنا پر مسجد میں نامناسب ہو تو کسی دوسری پرسکون مقام میں چلہ کشی کی جاسکتی ہے۔

حضرت رسول اللہ ﷺ نے چلہ کشی کرنے والوں کے لئے مسجد نبوی ﷺ سے متصل ایک وسیع دالان بنوادیا تھا، جس پر کھجور کے پتوں کا چھپّر تھا۔ جو اصحاب تکمیل مجاہدہ کی غرض سے اس دالان میں معتکف ہوتے تھے۔ ان کو اصحاب صفہ کے لقب سے موسوم کرتے تھے۔ صفہ سائبان کو کہتے ہیں۔

حضرت نبی کریم ﷺ کی تعلیم و ہدایت کے بموجب اصحاب صفہ تکمیل مجاہدہ کرتے تھے۔ جو اصحاب تکمیل کرچکتے تھے ان کو نبی کریم ﷺ اطراف عالم میں دعوت اسلام کے لئے بھیج دیتے تھے۔ زمانہ باسعادت میں چار سو اصحاب نے زیر سایہ نبوت، تکمیل مجاہدہ کی اور اطراف عالم میں پھیل گئے۔ یہ حضرات دعوت اسلام اور تبلیغ احکام کے ساتھ ساتھ جن لوگوں میں صلاحیت ہوتی تھی طریقت کی تعلیم بھی دیتے تھے۔ اس طرح دنیا میں رشد و ہدایت کا سلسلہ پھیلتا چلا گیا۔

اصحاب صفہ کو اولیاء اللہ کے لقب سے موسوم کیا گیا ہے۔ یہ حضرات طریقت میں حضرت رسول اکرم ﷺ کے خلیفہ تھے۔ ان کے متبعین جو مجاہدہ کی تکمیل کرکے مختار و مجاز کی سند حاصل کرلیتے تھے۔ اصفیاء کے لقب سے موسوم

ہوتے تھے۔ جو لوگ تعلیم طریقت کے حصول کی غرض سے مراتب اتقا کی تکمیل میں سرگرم سعی ہوتے تھے۔ اتقیاء کے لقب سے موسوم ہوتے تھے۔ جب مراتب اتقاء کی صحت کے ساتھ تکمیل کرکے مجاہدہ میں مشغول ہوتے تھے ازکیاء کے لقب سے موسوم کئے جاتے تھے۔ یہ سلسلہ آج تک جاری ہے اور جب تک منظور الٰہی ہے جاری رہے گا۔

ہر طالب کو اچھی طرح ذہن نشین کرکے یاد رکھنا چاہیے کہ جب تک خفی و جلی شرک کی نجاست سے دل پاک نہ ہو، اتقاء کا حصول محال ہے۔ پہلے اپنے عقائد کو شرک و بدعت اور کفر والحاد سے پاک کرے۔ عقائد کی صحت کے بعد مراتب اتقاء کی تکمیل کرے۔ جب اخلاص و توکل، صبر و قناعت، ایثار خلوص اور تسلیم و رضا راسخ ہو کر عادت بن جائیں، اس وقت کسی ایسے مرشد کی جستجو کرے جو منیب اور ولی ہو، جو انشراح صدر سے مشرف ہو کر مقامات قرب میں سے کسی مقام پر فائز ہوا ہو۔ مرشد کے دست حق پرست پر توبہ نصوح کرکے مجاہدہ کی منزل میں قدم رکھے۔ پہلے تزکیہ نفس کرے یعنی سفاہت، غرور، کینہ، ریا اور ہوس شہرت کی بیخ کنی کرے اور اذکار لسانی یعنی نماز پنجگانہ اور تہجد، تسبیح اور تلاوت پر استقامت حاصل کرے۔ جب ذمائم و قبائح کی بیخ کنی ہو کر اذکار لسانی پر استقامت حاصل ہو جائے اس وقت تصفیہ قلب کی طرف متوجہ ہو۔ زبان و دہن کو جھوٹ، غیبت، فضول بکواس اور مکروہ ناپاک ماکولات و مشروبات سے پاک کرکے چلہ کشی میں مشغول ہو جائے۔

شرائط و ممنوعات کا پوری طرح لحاظ نہ رکھنا ناکامی و نامرادی کا باعث ہوتا ہے۔ ممنوعات طریقت میں قرض بھی ہے۔ قرض بہت بری بلا ہے۔ اس کی موجودگی میں کامیابی کا امکان نہیں ہے۔ اس لئے اس بلا سے پوری ہمت و استقلال کے ساتھ بچنا چاہیے۔ اسی طرح قسم قسم کے غیر مستند اعمال واشغال اور طرح طرح کے وظائف و اوراد جو غیر اسلامی علوم و فنون کے ماتحت مرتب کئے گئے ہیں۔ راہ میں رکاوٹ ڈالنے والے ہیں۔

ذکر قلبی

وَاذۡكُرِ اسۡمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلۡ اِلَيۡهِ تَبۡتِيۡلًا O (المزمل۔ ۸)

اس پاک آیت میں دو باتیں تعلیم فرمائی گئی ہیں۔ ایک تو یہ کہ ذکر قلبی کے لئے اسم اعظم اللہ مخصوص ہے، دوسری یہ کہ تبتل کے ساتھ ذکر قلبی کیا جائے۔

حضرت نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرامؓ میں سے جن اصحاب کو طریقت کی تعلیم فرمائی، انہیں تبتل کا جو طریقہ تعلیم فرمایا وہ صحت و سند کے ساتھ مسلسل و متواتر چلا آ رہا ہے۔ تبتل کا طریقہ یہ ہے کہ بعد نماز تہجد دوزانو بیٹھ کر کمر کو سیدھی رکھیں اور لب و دنداں بند کرکے زبان کی نوک الٹ کر تالو سے لگائیں۔ پھر اسم **اللہ** کو دل میں بمد دراز پڑھیں مانند خطرہ وارده، اور چشم ظاہر بند کرکے چشم باطن سے اسم **اللہ** کو معائنہ کریں۔ آخر سحر تک ذکر قلبی میں مشغول رہنا چاہیے۔ زبان کو بالکل حرکت نہ ہو۔ عملی تعلیم مرشد سے حاصل کرو۔ جب مرشد کی اجازت سے

صحیح طریقے پر ذکر قلبی کیا جاتا ہے، ہر طرح کے وساوس و خطرات نابود ہو جاتے ہیں اور چند ہی روز میں کشود باطن شروع ہو جاتا ہے۔

پاس انفاس

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ O (الاعراف، ۲۰۵)

اس آیت شریف میں پاس انفاس کی ہدایت فرمائی گئی ہے۔ دن رات **اللہ** کا ذکر اپنے نفس میں کرتے رہو چپکے چپکے زبان سے نہیں بلکہ سانس کی آمد و رفت کے ساتھ، اسی طرح سانس کے ساتھ ذکر کرنے سے باطنی غفلت دور رہو گی اور تم بیدار دل ہو جاؤ گے۔

پاس انفاس کا صحیح مسنون اور مستند طریقہ یہ ہے کہ جو سانس اندر داخل ہو، اس میں اسم **اللہ** بغیر زبان کی حرکت کے پڑھا جائے اور جب سانس باہر نکلے اس میں ھُو۔ اس طرح ہر سانس **اللہ** پڑھتی ہوئی اندر داخل ہو اور ھُو کہتی ہوئی باہر نکلے۔

اگر طالب صادق ہے اور توفیق ربانی شامل حال ہے تو ذکر قلبی قائم ہو کر پاس انفاس جاری ہو جائے گا۔ اس امر کی خاص احتیاط رہے کہ سانس میں آواز خفیف سی بھی نہ ہو۔ عملی تعلیم مرشد سے حاصل کرو۔

مراقبہ

معمولات طریقت میں مراقبہ ایک بڑا رکن ہے۔ ذکر قلبی کی ابتدا مراقبہ ہی سے شروع ہوتی ہے۔ جب طالب معتکف ہو کر ذکر قلبی میں مشغول ہوتا ہے اور چشم ظاہر بند کر کے چشم باطن سے **اسم اللہ** معائنہ کرتا ہے تو چند روز میں ایک روشنی نمودار ہوتی ہے، جو پھیلتی جاتی ہے اور روشنی کے ساتھ ساتھ نگاہ باطن بھی تیز ہوتی جاتی ہے، اور قلب ایسا منبسط ہوتا ہے کہ سارا جہان اس کی وسعت میں سمایا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ پھر وہ روشنی جو ابتداً پھیلنا شروع ہوئی تھی۔ قائم ہو جاتی ہے جس سے روشن ضمیری حاصل ہو کر عجائبات قدرت کا تماشا نظر آتا ہے اور سیر و پرواز شروع ہوتی ہے۔

طالب جب کسی مرشد کامل سے رہنمائی کی درخواست کرتا ہے تو مرشد اپنے نور باطن سے یہ معلوم کرتا ہے کہ طالب کی اتقا میں کوئی خامی تو نہیں ہے۔ جب اسے یقین ہو جاتا ہے کہ طالب کے عقائد صحیح ہیں اور مراتب اتقا مکمل ہیں تب مجاہدہ کی اجازت دیتا ہے۔ پہلے تزکیہ نفس کی ہدایت کرتا ہے۔ جب طالب میں سفاہت، غرور، کینہ، ریا اور ہوس شہرت کا کوئی نشان باقی نہیں رہتا، اس وقت ذکر قلبی اور پاس انفاس کی عملی تعلیم دے کر چلہ کشی کی اجازت دیتا ہے۔

چونکہ ابتدا میں تصرفات شیطانی کے خطرات کا امکان ہوتا ہے، اس لئے طالب پر مرشد کڑی نظر رکھتا ہے اور بھٹکنے نہیں دیتا۔ طالب پر جب پہلی بار شعاع نور جلوہ فگن ہوتی ہے، کثرت میں وحدت کا شہود ہوتا ہے۔ خالق اور مخلوق میں تمیز نہیں رہتی۔ اگر مرشد راہنمانہ ہو تو ہمہ اوست کا نعرہ بلند ہوتا ہے۔ مرشد کی رہنمائی سے طالب جب اس حال سے دوسرے حال میں ترقی کرتا ہے اور رنگارنگ روشنیاں نمودار ہوتی ہیں تو کائنات خلقت کے ذرے ذرے میں آفتاب حقیقت کی عکس ریزی معلوم ہونے لگتی ہے، اور ہمہ ازوست کا تخیل پیدا ہوتا ہے۔ مرشد کی رہنمائی سے اس مغالطہ سے بھی طالب نکل جاتا ہے۔ پھر جب شرح صدر ہو کر عالم ملکوت منکشف ہوتا ہے اور آیات اللہ مشاہدہ ہوتی ہیں تو اس وقت قدم قدم پر مرشد کی دستگیری کی ضرورت ہوتی ہے۔

اذکار و اشغال قلبی کے اثر سے ابتداً تصفیہ قلب کے ساتھ ساتھ بعض حقائق کا ورود و کشوف ہوتا ہے اور اشیاء پر قدرت کا احاطہ معلوم ہوتا ہے پھر جب کچھ اور صفائے قلب کی ترقی ہوتی ہے، ذرہ ذرہ اور قطرہ قطرہ میں آثار رحمت سرایت کئے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ یہ ایک بالکل ابتدائی حالت جو زمانہ ریاضت میں رونما ہوتی ہے۔ اس درجہ تک غیر اسلامی طریق پر ریاض کرنے والے بھی پہنچ جاتے ہیں اور اس مقام کو منتہائے کمال یقین کرتے ہیں۔ کیونکہ ان کے لئے اس سے آگے ترقی کا امکان نہیں ہے۔

دراصل یہ کوئی مقام نہیں ہے بلکہ ایک حال ہے، جو صحیح اسلامی طریقے پر مجاہدہ کرنے والے مبتدیوں پر اور غیر اسلامی طریقوں پر ریاضت شاقہ کرنے والے منتہیوں پر وارد ہوتا ہے۔ اسلامی طریقت کے پیروکار تو مرشد کامل کی رہنمائی سے تماشہ کو تماشہ، جلوہ کو جلوہ اور حال کو حال سمجھتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں اور سیر کرتے ہوئے انشراح صدر کی نعمت سے مشرف ہو جاتے ہیں۔ مگر چونکہ غیر اسلامی طریقوں پر عمل کرنے والوں کے لئے شرح صدر کا امکان نہیں ہے اس لئے وہ سیر و تماشہ کو منزل مقصود یقین کرتے ہیں اور اشیاء پر احاطہ قدرت اور ذرہ ذرہ میں جلوہ ریزی دیکھ کر اس فیضان کو جلوہ ذات سمجھتے ہیں اور بے شمار مسائل زیر بحث لا کر ہمہ اوست اور ہمہ ازوست کا دم بھرنے لگتے ہیں۔

یہ بے اصل مسائل طریقت اسلامیہ سے تعلق نہیں رکھتے اس لئے اس فضول بحث میں حق کے طالبوں کو نہیں پڑنا چاہیے اور اپنے کام میں لگے رہنا چاہیے۔ جب تک شرح صدر نہیں ہو جاتا، بے شمار احوال وارد ہوتے رہتے ہیں اور بے شمار عجیب و غریب مکاشفات ہوتے رہتے ہیں جس سے ذوق و شوق کی افزونی ہوتی ہے۔ طالب صادق سیر و تماشہ سے لطف اندوز ہوتا ہوا جلوہ ہائے رنگارنگ کی بہاریں دیکھا ہوا ایک حال سے دوسرے حال میں قدم بڑھاتا ہوا چلا جاتا ہے اور مرشد کامل کی رہبری سے اپنی حقیقی منزل تک پہنچ جاتا ہے۔

انشراح صدر کے بعد غلط راہ روی کے خطرہ کا امکان ختم ہو جاتا ہے۔ مگر جب تک اس مقام پر جو طالب کی صلاحیت کے موافق اور اس کے ظرف کے مطابق نہ پہنچ جائے مرشد کی رہبری کی ضرورت رہتی ہے کیونکہ شرح صدر کے بعد تجلیات ربانی کا ظہور ہوتا ہے جن کی کوئی حد و نہایت نہیں ہے۔ انوار الٰہی کی رنگارنگی اور فیضان رحمت کی مسلسل

بارش طالب کو از خود رفتہ بنادیتی ہے۔اس موقع پر مرشد کی دستگیری کی سخت ضرورت ہوتی ہے اور وسیلہ کی صحیح قدر و قیمت کا انداز ہوتا ہے۔

در میکدہ چنداں کہ فروغ است بسے
آزردہ شود او کہ نہ نبند نفسے
ہرگز نہ رسد بدست جامے وسبد
تا دست کسے بدست گیرد نہ کسے

طریقۂ فیض

پہلے فجر یا عصر کے بعد روزانہ ۹۸۵ بار آیتہ کریمہ نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ (القلم۶۸-۱) پڑھیں، آنکھیں بند رکھیں، اور اپنی پیشانی پر دونوں ابرو کے درمیان حرف "نٓ" معائنہ کریں۔جب حرف نون صاف اور نمایاں نظر آنے لگے۔ تو مراقبہ شروع کریں۔

عشاء یا تہجد کے بعد دوزانو بیٹھیں کمر کو سیدھی رکھیں آنکھیں بند کرکے زبان کی نوک الٹ کر تالو سے لگائیں اور لب و دنداں بند کرکے ۵۰ بار مذکورہ آیتہ کریمہ اس طرح پڑھیں کہ زبان کو ذرا حرکت نہ ہو۔اور حرف نون کو دل کی فضامیں معائنہ کریں۔جب نگاہ باطن سے دل کی فضا میں حرف نون صاف اور نمایاں نظر آنے لگے۔ تو اسم اللہ کا ذکر قلبی شروع کریں۔

بعد تہجد دوزانو بیٹھیں کمر کو سیدھی رکھیں۔ لب و دندان و چشم بند کرکے زبان کی نول الٹ کر تالو سے لگائیں۔ سانس کو ناک سے آہستہ آہستہ اس طرح کھینچیں جیسے کوئی چیز سونگھتے ہیں۔ سانس کو اتنی دیر سینہ میں رکھیں جس سے کوئی حبس یا تنگی محسوس نہ ہو۔ حرف **نون** کے نقطہ میں اسم **اللہ** مشاہدہ کریں اور ذکر قلبی اس طرح کریں۔ جیسے کچھ سوچتے ہیں یا جیسے کوئی مضمون وارد ہوتا ہے یا کوئی خطرہ دل میں گزرتا ہے جب سانس بے تکلف نہ رک سکے۔آہستہ آہستہ ناک سے نکالیں پھر اسی طرح عمل کریں۔فجر تک جب اذان سنیں مراقبہ ختم کرکے استفارہ نماز میں مشغول ہوں۔

ذکر قلبی اور پاس نفاس میں اسم اللہ کو ہمیشہ بمد دراز پڑھیں۔ چند روز میں ایک روشنی نمودار ہوگی۔ جو ہر طرف پھیلنے لگے گی۔ اور اس میں رنگ برنگ کے انوار نظر آئیں گے۔ رنگینیوں کی طرف التفات نہ کیا جائے۔ اور یہ ارادہ کیا جائے۔ کہ روشنی ایک جگہ قائم ہو۔جب روشنی نون کے نقطہ میں قائم ہوگی۔ تو انشراح صدر ہو کر اسماء حسنیٰ میں سے ایک ایک اسم متجلی ہوگا۔ سب سے آخر میں جب اسم قیوم کی تجلی ہوگی۔ تو حرف نون کا نقطہ غائب ہو کر حروف نون مثل ہلال کے نظر آئیگا جو بڑھتے بڑھتے چند روز میں دور ہو جائیگا۔پھر پورا چاند ہو جائے گا۔ تو یکایک غائب ہو کر

آفتاب نمودار ہوگا جیسے علی الصبح طلوع ہوتا ہے۔ آفتاب میں اسم اللہ متجلی ہوگا۔ اور اسم اللہ ابھرتا نظر آئیگا۔ اور آفتاب کی روشنی ماند پڑتی جائیگی۔ حتیٰ کہ آفتاب غائب ہو جائیگا۔ اور اسم اللہ نورانی حروف میں نظر آنے لگے گا۔ اور ایسا معلوم ہوگا کہ اللہ ایک مرکز نور ہے جس کی روشنی آسمانوں اور زمین میں پھیلی ہوتی ہے پس دل کی دھڑکن میں اور سانس میں اللہ کا ذکر جاری ہو جائیگا۔ اور مرکز نور دل میں قائم ہو جائیگا۔

جب اتقاء اور تزکیہ نفس کی تکمیل کے بعد چلہ کشی کی جائے۔ تو عموماً تین چلوں میں انشراح صدر ہو جاتا ہے۔ بعض صاحب استعداد ایک یا دو چلہ میں بھی کامیاب ہو جاتے ہیں جو شخص تین چلے میں بھی کامیاب نہ ہو تو یقیناً اس کے دل میں اور عمل میں شرک وفسق اور کفر الحاد کا کوئی چور چھپا ہوا ہوگا۔

دل ایک گوشت کا لوتھڑا ہے جو سینہ میں بائیں جانب ہے۔ تعلیمات طریقت میں ذکر قلبی، تصفیہ قلب، اور اطمینان قلب وغیرہ الفاظ اکثر استعمال ہوتے ہیں ان الفاظ میں قلوب سے مراد وہ مرکز ہے جہاں سے قوت وحرکت دل میں پیدا ہوتی ہے اور جسد کو حیات ملتی ہے اس مرکز کا مقام اسی گوشت کے لوتھڑے کے اندر ہے اور یہ قدرت کی ایک نہایت عجیب وغریب صنعت گری ہے۔

جب اس مرکز میں روشنی پیدا ہوتی ہے تو دل مثل آئینہ کے مجلے ہو جاتا ہے اور اس کی وسعت اتنی ہوتی ہے کہ سارا جہاں اس میں سمایاں ہوا معلوم ہوتا ہے۔

جب پیشانی پر حرف نون کے معائنہ کی ریاضت کی جاتی ہے اور دماغ پر زور ڈالا جاتا ہے تو حقیقت مثالیہ الفاظ کے صلب سے جوش کرتی ہے۔ اور دماغ سے ایک قوت نکل کر صرف نون کو نمایاں کرتی ہے اور پھر جب دل کی فضا میں حرف نون کا معائنہ کیا جاتا ہے تو وہی دماغی قوت دل کی فضا میں بھی حرف نون کو نمایاں کرتی ہے پھر جب حرف نون کے نقط میں اسم اللہ کو مشاہدہ کرتے ہیں تو جیسے رگڑ سے حرارت پیدا ہوتی ہے ایسے ہی تکرار ذکر سے تاثیر پیدا ہو جاتی ہے جس کے اثر سے وہ مرکز جہاں سے دل میں قوت وحرکت پیدا ہوتی ہے روشن ہو جاتا ہے اور دل کی دھڑکن میں اسم اللہ کا ذکر جاری ہو جاتا ہے۔

اللہ

انشراح صدر

وَارْتَقِبُوْٓا اِنِّیْ مَعَکُمْ رَقِیْبٌ ﴿ہود ۱۱ ۔ ۹۳﴾

اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ فَھُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّہٖ ط فَوَیْلٌ لِّلْقٰسِیَۃِ قُلُوْبُھُمْ مِّنْ ذِکْرِ اللّٰہِ ط اُولٰٓئِکَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿الزمر ۳۹ ۔ ۲۲﴾

(بھلا جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لئے کھول دیا ہو۔ پھر وہ اس نور پر قائم ہو گیا ہو, جو اس کے رب کی طرف سے عطا ہوا ہے تو وہ کہیں اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے, جو اپنی شقاوت قلبی کے سبب اللہ کے ذکر سے غافل اور کھلی ہوئی گمراہی میں گرفتار ہو؟)

اَوَمَنْ کَانَ مَیْتًا فَاَحْیَیْنٰہُ وَجَعَلْنَا لَہٗ نُوْرًا یَّمْشِیْ بِہٖ فِی النَّاسِ کَمَنْ مَّثَلُہٗ فِی الظُّلُمٰتِ لَیْسَ بِخَارِجٍ مِّنْھَا ط

(الانعام ۶ ۔ ۱۲۲)

(بھلا وہ شخص جو مردہ دل تھا ہم نے اس کو زندہ دل کیا اور اس کو ایک نور عطا کیا جس کے ساتھ وہ لوگوں میں چلتا پھرتا ہے, کہیں اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو تاریکی میں بھٹک رہا ہو اور نکل نہ سکتا ہو؟)

طالب کو ایک نور عطا فرمایا جاتا ہے جس سے مردہ دلی دور ہو کر زندہ دلی پیدا ہوتی ہے۔ جس سے ذکر قلبی قائم ہو کر پاس انفاس جاری ہو جاتا ہے, اسی طرح یہ نور بھی مستقیم ہو جاتا ہے۔ چلتے پھرتے جیسے ذکر دم کے ساتھ لگا ہوتا ہے, اسی طرح یہ نور ربانی بھی ہر حال میں ساتھ ہوتا ہے۔

اس نور کی جو ذاکرین کو عطا فرمایا جاتا ہے, حق سبحانہٗ تعالیٰ نے بطور مثال کی حقیقت بیان فرمائی ہے۔

مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ ط اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَۃٍ ط اَلزُّجَاجَۃُ کَاَنَّھَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ زَیْتُوْنَۃٍ لَّا شَرْقِیَّۃٍ وَّلَا غَرْبِیَّۃٍ لا یَّکَادُ زَیْتُھَا یُضِیْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْہُ نَارٌ ط نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ ط یَھْدِی اللّٰہُ لِنُوْرِہٖ مَنْ یَّشَآءُ ط (النور ۲۴ ۔ ۳۵)

(نور کی مثال ایسی ہے کہ گویا ایک طاق ہے جس میں شمع روشن ہے۔ شمع فانوس میں ہے۔ فانوس جیسے ایک تارا ہے, موتی کی طرح چمکتا ہے, شجر مبارک کے تیل سے یعنی اللہ کے ذکر قلبی کے اثر سے جو اپنی وسعت و ہمہ گیری کے سبب

نہ شرقی ہے نہ غربی ہے، بغیر آگ سے چھوئے روشن ہے۔ روشنی پر روشنی ہے۔ اللہ جس کو چاہتا ہے نور عطا فرماتا ہے۔)

جس نے نور دیکھا نہیں اسے مثال ہی سے سمجھایا جاسکتا ہے۔ یہ نور ایک روشنی ہے جو قلب میں قرار پکڑتی ہے جس سے انسان روشن ضمیر ہو جاتا ہے۔ یہ حال پہلا درجہ ہے تقرب الی اللہ کا، اس کے بقدر حوصلہ و ظرف ترقی درجات ہوتی رہتی ہے۔

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا (الاحقاف ۴۶۔۱۹) (ہر شخص کے اعمال ے مطابق اس کے درجات ہیں۔)

جب روشنی دل میں قرار پکڑتی ہے اور طالب پر نور قائم ہو جاتا ہے تو حجابات اٹھتے ہیں، مشاہدہ کا دروازہ کھلتا ہے۔ یہی انشراح صدر ہے جس کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی تھی۔

رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ (طٰہٰ ۲۰۔۲۵ تا ۲۶) كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا (طٰہٰ ۲۰۔۳۳ تا ۳۴)

(پروردگار میرا شرح صدر فرما، اور میرا کام میرے لئے آسان کردے، تاکہ کثرت سے تیرے اسماء حسنیٰ کی تسبیح پڑھیں اور کثرت سے تیرا ذکر قلبی کریں۔)

جب انشراح ہوتا ہے اسماء حسنیٰ متجلی ہوتے ہیں اور عالم ملکوت منکشف ہو جاتا ہے اَوَلَمْ يَنْظُرُوْا فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (الاعراف ۷۔۱۸۵) کے معنی مکشوف ہوتے ہیں اور ایک روشن ستارا چمکتا ہوا نظر آتا ہے۔ چند روز تک نظر آتا ہے۔ پھر غائب ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد ایک حسین چاند نظر آتا ہے۔ چند روز میں وہ بھی غائب ہو جاتا ہے۔ پھر ایک پُر جلال سورج نظر آتا ہے۔ چند روز میں وہ بھی غائب ہو جاتا ہے۔ اس دلکش جلوہ آرائی کے نظارہ کی محویت سے نکل کر جب طالب کی جستجو اور ترقی کرتی ہے، آفاق و انفس کی حقیقت نفس الامری منکشف ہوتی ہے۔

سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ (حمٓ السجدۃ ۴۱۔۵۳)

(عنقریب ہم ان کو اپنی نشانیاں آفاق میں اور خود ان کے نفس میں دکھائیں گے۔ یہاں تک کہ ان کو منکشف ہو جائے گا کہ اللہ ہی حق ہے اور ہر شے میں اللہ ہی کی قدرت و کارفرمائی کا ظہور ہے۔)

پہلے یہ آیت پاک مشہود ہوتی ہے؛

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ (الحج ۲۲۔۱۸)

(کیا نہیں دیکھتے کہ اللہ ہی کے آگے سر جھکائے ہوئے ہیں جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں اور سورج، چاند، ستارے، پہاڑ، درخت، حیوان اور انسانوں میں سے بہت سے۔)

کثیر من الناس اولیاء اللہ ہیں، جو ہر دم اپنا سر بسجدہ ہونا نظر کشفی میں مشاہدہ کرتے ہیں، اہل باطن عالم ملکوت کو اس طرح دل کی آنکھ سے دیکھتے ہیں، جیسے ان ظاہری آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ ایسا نظر آتا ہے کہ اشجار و جبال اور انسان و حیوان الٹے لٹک رہے ہیں۔ تمام متحرک اشیاء ایسی معلوم ہوتی ہیں جیسے چیونٹیاں وغیرہ مکان کی چھت میں رینگتی ہوئی نظر آتی یں۔ نجوم، سر بسجدہ مثل کرہ ارض نظر آتے ہیں اور بے شمار عجائبات قدرت مکشوف و مشہود ہوتے ہیں۔ شان کبریائی کا جلوہ نظر آتا ہے۔ قدرت کی کارفرمائی دیکھ کر طالب پکارا اٹھتا ہے۔

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿ال عمرٰن ۳۔ ۱۹۱﴾

طالب صادق پر جب آفاق میں قدرت حق کی جلوہ آرائی و کارفرمائی مشہود ہو جاتی ہے، حقائق انفس کا انکشاف ہوتا ہے۔

فِي الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ ۙ﴿۲۰﴾ وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ۭ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿الذّٰریٰت ۵۱۔ ۲۰ تا ۲۱﴾

(زمین میں نشانیاں ہیں ایقان کی آنکھ رکھنے والوں کے لئے اور خود تم میں بھی نشانیاں ہیں، کیا تم دیکھتے نہیں)

يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ ڶ فَاَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ ﴿المؤمن ۴۰۔ ۸۱﴾

اللہ تمہیں اپنی قدرت و کبریائی کی نشانیاں دکھاتا ہے تم کن کن نشانیوں کا انکار کرو گے؟

جب روشنی قلب میں قرار پکڑتی ہے اور طالب نور پر قائم ہو جاتا ہے تو مشاہدہ کا دروازہ کھلتا ہے یعنی شرح صدر ہوتا ہے اور باری تعالیٰ عزاسمہٗ کے اسماء حسنیٰ متجلیٰ ہوتے ہیں۔ ایک ایک اسم تجلی فرما ہوتا ہے۔ کائنات خلقت کی ہر شے میں اور ہر ذرے میں اسم کا فیضان مشہور ہوتا ہے۔ سب اسماء کے آخر میں اسم **قیوم** کی تجلی ہوتی ہے اور عالم ملکوت منکشف ہوتا ہے۔ روشن ستارا، حسین چاند، پر جلال سورج کی جلوہ آرائی اور مخلوقات کی سجدہ ریزی کا نظارہ یقین کی آنکھوں کی دائمی روشنی بخشتا ہے اور اس نور بصیرت کی روشنی میں صفات ربانی کا ظہور ہوتا ہے۔ شان کبریائی کی عظمت و جلالت، انتظام عالم میں قدرت کی کارفرمائی اور مخلوقات پر بخشش و رحمت کے فیضان کا مشاہدہ قلب میں بے پناہ انبساط کا موجب ہوتا ہے۔ طالب اپنے وجود میں آیت اللہ مشاہدہ کرتا ہے اور وہ ودیعات بشری اور کمالات انسانی جو مخلوقات پر فضیلت و شرافت کا باعث ہیں مکشوف ہوتے ہیں۔ طالب نہایت بے قراری کے ساتھ اظہار شکر و نعمت کے لئے سر بسجدہ ہو جاتا ہے۔ **واسجد واقترب** کی تجلی ہوتی ہے اور طالب کو اس کے حوصلہ و ظرف کے مطابق اور اس کی صلاحیت و قابلیت کے موافق سرفراز فرمایا جاتا ہے۔ مقامات قرب کی کوئی انتہا نہیں ہے۔

جب طالب منزل مقصود پر پہنچ کر کسی مقام پر متمکن ہوتا ہے الہامات و انوار اور تجلیات و فیضان کا ایک لامتناہی سلسلہ عرش سے قلب تک قائم ہو جاتا ہے اور اطمینان قلب کی نعمت نصیب ہو کر یہ حالت ہو جاتی ہے۔

اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ بے شک میری نماز و عبادت، میرا جینا مرنا، سب

الْعٰلَمِيْنَ ۝ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ (الانعام۔۱۶۲تا۱۶۳) اللہ رب العالمین کے لیے ہے جس کا کوئی شریک نہیں۔

قرب ربانی

قرب بالذات بالکل محال ہے۔ کوئی مخلوق اس سے متصل نہیں ہوا، نہ ہو سکتا ہے۔ قرب سے مراد ہے حضور و شہود یعنی قلب کا منور ہو کر چشم باطن کا روشن ہو کر مظاہرات قدرت میں فیضان بخشش و رحمت کا مشاہدہ کرنا اور اپنے پروردگار کو اس کی آیات سے پہچاننا۔ مقامات قرب کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ جو بندہ جس مقام کے قابل ہوتا ہے اس مقام تک ترقی کر سکتا ہے۔ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ (الانفعال۔۴) پروردگار کے قرب میں ان کے درجے ہیں۔

تجلی ذات کی تاب کوئی نہیں لا سکتا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے درخواست کی تھی ''رَبِّ اَرِنِيْ'' ارشاد ہوا ''لَنْ تَرٰىنِيْ'' انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام بھی تجلیات صفاتی سے ہی اپنے اپنے مرتبہ و مقام کے مطابق مشرف ہوئے ہیں۔

تجلیات کی تشریح نہیں ہو سکتی، نہ ان کو کسی مثال سے سمجھایا جا سکتا ہے۔ جو طالب مشرف ہوں گے۔ وہ خود میں مشاہدہ کر لیں گے۔ یہ مراحل و منازل مرشد کامل کی رہنمائی کے بغیر طے نہیں ہو سکتے۔ تعلیم سے جو امور متعلق ہیں وہ بیان کر دیئے گے۔

طالب صادق جب مجاہدہ کی کڑی منزل سے گزرتا ہے، جلوہ ہائے معرفت اپنی رنگارنگ نظر افروزیوں کے ساتھ اس کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ پھر جب منزل مقصود کے اس مقام تک جو طالب کی صلاحیت و استعداد کے بموجب مخصوص ہوتا ہے شرف یاب ہو جاتا ہے، تو شکر بے حد کے لئے سر نیاز جھکا دیتا ہے اور سجدات پیہم سے وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ کی تجلی مشاہدہ کرتا ہے۔ نغمات غیب کی سامعہ نوازی حیات تازہ بخشتی ہے۔ یہی مقام ولایت ہے، یہی حال انابت ہے، یہی درجہ ارشاد ہے اور یہی مرتبہ ہدایت ہے۔

جس خوش قسمت کو یہ دولت و نعمت نصیب ہوتی ہے، اس میں چند ممتاز آثار و خواص پیدا اور نمایاں ہوتے ہیں جن سے وہ پہچانا جاتا ہے۔

استغنائے کامل، وقار و تحمل، فیضان، تاثیر کلام اور برکت صحبت۔ ان ممتاز آثار و خواص کے علاوہ ایک مخصوص علامت "**انقطاع من ماسوی اللہ**" ظاہری ہوتی ہے۔

أُولَٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡفَآئِزُونَ ﴿۲۰﴾ يُبَشِّرُهُمۡ رَبُّهُم بِرَحۡمَةٖ مِّنۡهُ (التوبہ۔۲۰تا۲۱)

جس شخص میں مذکورہ آثار و خواص و علامت کے ساتھ اتباع شریعت، شرافت و نجابت، جود و سخا اور حسن خلق پایا جائے وہی مرشد کامل ہے۔ چند روزہ صحبت و خدمت سے حال معلوم ہو جاتا ہے۔

ہدایت

ہر طالب صادق کو جو متوجہ الی اللہ ہو لازم ہے کہ پہلے اپنے اعتقادات کی اصلاح کرے۔ جب ہر طرح کے خفی و جلی شرک کی نجاست سے دل پاک ہو جائے تو مراتب اتقاء کی تکمیل میں سعی بلیغ کرے۔ اس کے بعد وسیلہ کی جستجو کی جائے۔ اگر کوئی ایسا مرشد کامل جو منیب اور ولی ہو، نہ ملے اور طلب صادق کا غلبہ ہو تو چاہیے کہ اذکار لسانی کو استقامت کے ساتھ اختیار کرے اور معمولات طریقہ کی پیروی کرتا رہے۔ تسکین خاطر کے لئے یہ بھی کافی ہے۔ چلہ کشی اور ذکر قلبی و پاس انفاس مرشد کامل کی اجازت کے بغیر نہ کئے جائیں۔ کیونکہ اس کے لئے وسیلہ اور نسبت شرط ہے۔ جب تک نسبت اور سلسلہ صحیح نہ ہو غلطی کا احتمال اور گمراہی کا امکان ہے۔

جو طالب بھی صحیح اعتقاد اتقاء کے بعد طریقہ کے معمولہ اذکار لسانی کی مداومت کرے گا، سکون خاطر حاصل ہوگا۔ اگر طلب صادق ہے اور توفیق ربانی شامل حال ہے تو یقین ہے کوئی مرشد کامل بھی مل جائے گا۔ جس کے وسیلہ سے نور باطن کی نعمت حاصل ہو کر تقرب الی اللہ کے مراحل و منازل طے ہو سکیں گے۔

طالب صادق کو ہر حال میں حق بندگی ادا کرنا چاہیے۔ ایک بات اور بھی جاننا چاہیے کہ اکثر شوقین لوگ غیر مسنون اذکار و اشغال اور غیر مستند وظائف و اوراد کے عامل ہوتے ہیں، جس سے آئینہ قلب پر غبار و مکدر ہو جاتا ہے۔ جب تک ان تمام طرح طرح کے اذکار و اشغال اور قسم قسم کے وظائف و اوراد کو ترک کرکے قلب کی کدورت و غبار کو نہ مٹایا جائے انجلائی کیفیت پیدا نہیں ہو سکتی۔ طریقہ میں داخل ہونے سے پہلے ضروری ہے کہ آئینہ قلب کو جملہ نقش و نگار، اثرات و کیفیات اور زنگ و رنگ سے صاف کیا جائے۔ جو لوگ طریقہ میں داخل ہوتے ہیں۔ ان کے لئے یہ شرط لازمی ہے کہ معمولات طریقہ کے سوا ہرگز ہرگز کسی چیز کو اختیار نہ کریں۔ جو لوگ اس لازمی شرط کا لحاظ نہیں کرتے وہ عمر بھر کامیاب نہیں ہوتے، بلکہ آفات کا شکار ہو جاتے ہیں۔

اگر کوئی مریض ایک ہی وقت میں متعدد نسخے جن میں مستند و غیر مستند، مفید و غیر مفید، مجرب و غیر مجرب شامل ہوں بغیر امتیاز تاثیر و طبیعت استعمال کرے تو یقیناً بڑی آفت میں مبتلا ہو جائے گا بلکہ ہلاکت تک نوبت پہنچے گی۔

کلمات طیبہ

اِلَیۡہِ یَصۡعَدُ الۡکَلِمُ الطَّیِّبُ وَ الۡعَمَلُ الصَّالِحُ یَرۡفَعُہٗ ؕ (فاطر ۳۵-۱۰)

(کلمات طیبہ حق سبحانہ تعالیٰ کیطرف چڑھتے ہیں اور عمل صالح انہیں بلند کرتا ہے۔)

کلمات طیبہ وہ مقبول دعائیں ہیں جن کو باری تعالیٰ عزوشانہ نے کلام مجید میں درج فرمایا ہے، اور ان پاک کلموں کے ساتھ دعا مانگنے کی ہدایت فرمائی گئی ہے۔ اور یہ حق سبحانہٗ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر بہت بڑا فضل ہے۔

جس قدر دعائیں قرآن مجید میں وارد ہیں، سب مقبول ہیں اور ان میں بے شمار برکات واثرات ہیں۔ حق تعالیٰ جل شانہ نے ان دعاؤں کو اسی لئے نقل فرمایا ہے کہ بندے اپنی حاجات میں ان کو پڑھیں اور جو کلمات رب العالمین کے حضور میں نامقبول ہیں، ان کو کلمہ خبیثہ کہا گیا ہے اور ان سے اجتناب کی ہدایت فرمائی گئی ہے۔ افسوس ہے عام طور سے مسلمانوں میں اسی طرح کے نامقبول کلمات بکثرت رائج ہیں، جن کو بطور وظیفہ پڑھا جاتا ہے اور ان غیر مستند اوراورد کو بزرگوں کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔

کلمات طیبہ مسلمانوں کے لئے ایک نعمت عظمیٰ ہیں۔ قرآنی الفاظ میں ہی دعا مانگنی چاہیے۔ اسی لیے یہ دعائیں نقل فرمائی گئی ہیں، ورنہ محض تذکرہ کافی تھا کہ فلاں پیغمبر نے یا فلاں گروہ نے دعا مانگی اور وہ مقبول ہوئی۔ دعاؤں کے الفاظ نقل کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ مگر منظور الٰہی یہی ہے کہ ان ہی مقبول الفاظ اور پاک کلموں کو پڑھا جائے۔

اَلَمۡ تَرَ کَیۡفَ ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا کَلِمَۃً طَیِّبَۃً کَشَجَرَۃٍ طَیِّبَۃٍ اَصۡلُہَا ثَابِتٌ وَّ فَرۡعُہَا فِی السَّمَآءِ ۙO تُؤۡتِیۡۤ اُکُلَہَا کُلَّ حِیۡنٍۭ بِاِذۡنِ رَبِّہَا ؕ وَ یَضۡرِبُ اللّٰہُ الۡاَمۡثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّہُمۡ یَتَذَکَّرُوۡنَO (ابراھیم ۱۴-۲۴ تا ۲۵)

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے پاک کلمے کی کیسی مثال دی ہے کہ وہ ایک پاک درخت کی مانند ہے، اس کی جڑ مضبوط ہے اور اس کی شاخیں آسمان میں ہیں۔ حکم الٰہی سے ہر وقت پھل لاتا ہے۔ اللہ جل شانہ نے یہ مثال اس لئے ارشاد فرمائی کہ لوگ اس پر غور کریں اور پاک کلمے پڑھا کریں۔

فَتَلَقّٰۤی اٰدَمُ مِنۡ رَّبِّہٖ کَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَیۡہِ ؕ (البقرہ ۲-۳۷)

آدم کو اپنے رب کی طرف سے کلمات القا ہوئے۔ پس ان کلمات کی برکت سے توبہ قبول ہوئی۔

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ۝ؑ (المؤمن ۴۰۔۶۰)

اور تمہارا پروردگار فرماتا ہے کہ مجھ دعائیں مانگتے رہو میں قبول کروں گا۔ جو لوگ دعا سے گریز کریں گے عقریب خوار ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔

حق تعالیٰ جل جلالہٗ کا اپنے بندوں پر کتنا بڑا فضل ہے کہ جہاں صدق، استعانت، انابت، قنوت، استغفار، توبہ، اور تعوذ کے پاک کلمے مسلمانوں کے ثبات قدم، غلبہ ونصرت، مومنین مرحومین کی مغفرت، شکر نعمت، عبادت میں ذوق و شوق پیدا ہونے اور خاتمہ بالخیر کی دعائیں تعلیم فرمائیں، بندوں کی حاجات ظاہری و باطنی اور ضروریات زندگی کی دعائیں بھی نقل فرمائی ہیں۔

قبولیت دعا کے لئے ایمان کامل یعنی عقائد صحیحہ، اعمال صالحہ اور گریہ وزاری شرط ہے۔

وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝۲۵ وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ (الشوریٰ ۴۲۔۲۵تا۲۶)

وہی تو ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور خطائیں معاف فرماتا ہے اور جو جو عمل تم کرتے ہو اس سے خوب خبردار ہے۔ اور جو ایمان والے نیک عمل کرتے ہیں ان کی دعائیں قبول فرما کر ان پر زیادہ سے زیادہ اپنا فضل فرماتا ہے۔

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۭ (الاعراف ۷۔۵۵) (تم اپنے رب سے گریہ وزاری کے ساتھ دعا مانگو۔)

اللہ اللہ، بندوں پر کتنی بڑی رحمت ہے کہ دعا کا طریقہ تعلیم فرمایا۔ دعاؤں کے الفاظ تعلیم فرمائے۔ قبولیت کا وعدہً فرمایا اور ایک ایسے پاک درخت کی جو ہمیشہ ثمر بار و سدا بہار ہے مثال دے کر کلمات طیبہ پڑھنے کی ہدایت فرمائی۔ اب بھی کوئی نادان ادھر ادھر کی بے اثر و بے نتیجہ وظائف و اوراد پڑھ کر اپنا وقت خراب کرے تو بدبختی ہے۔

دعاؤں پر بطور عنوان جو حاجات لکھی گئی ہیں، یہ حاجتمندوں کی آسانی کے لئے محض اشارات ہیں، ورنہ معافی کی وسعت اور مطالب کی ہمہ گیری کی کوئی حد نہیں ہے۔ اپنے حسب حال کوئی ایک دعا یا چند دعائیں منتخب کر کے سوتے وقت اذکار خواب میں سورہ فاتحہ کے بعد سات بار پڑھ کر دعا مانگنی چاہیے۔ جب تک حاجت برآری نہ ہو اسی طرح پڑھتے رہیں۔

فجر کی نماز کے بعد بھی اسماء حسنیٰ کی تسبیح پڑھ کر حاجات کی دعائیں پڑھ سکتے ہیں۔

حاجات کی دعائیں

(۱)

طلب عزوجاہ، تسکین خاطر، امتحان میں کامیابی، مقدمہ میں فتحیابی، مشکلات و مہمات میں آسانی اور کاروبار میں ترقی کی مقبول دعا

اَللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ز وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ط بِيَدِكَ الْخَيْرُ ط اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ (آل عمران ۳۔۲۶)

اے اللہ ملک کے مالک تو جس کو چاہے ملک عطا فرمائے اور جس سے چاہے ملک چھین لے، اور تو ہی جس کو چاہے عزت بخشے، اور جسے چاہے ذلت دے۔ ہر خیر و خوبی تیرے ہی قبضہ قدرت میں ہے۔ بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

(۲)

فاقہ اور ناداری دور ہونے کی دعا

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ ج وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ○ (المآئدۃ ۵۔۱۱۴)

اے اللہ ہمارے پروردگار ہم پر آسمان سے خوان نعمت اتار، ہمارے اگلوں اور پچھلوں کے لئے عید بنا، اور یہ تیری قدرت کی ایک نشانی ہو اور ہم کو رزق عطا فرما تو بہتر روزی عطا فرمانے والا ہے۔

(۳)

آفات و بلیات سے امان، کشائش رزق اور زراعت و باغبانی کی ترقی کی مقبول دعا

رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ط

(البقرۃ ۲۔۱۲۶)

(پروردگار اس بستی کو امن کی جگہ بنا اور اس کے رہنے والوں کو جو اللہ پر اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں پھل پھلاری اناج عطا فرما۔)

(۴)

اضطراب، قلق اور دل کی ہر پریشانی دور ہونے کی مقبول دعائیں

رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ O (اٰل عمرٰن ۳۔۵۳)

ہمارے رب جو کتاب تو نے اتاری اس پر ہم ایمان لائے اور تیرے رسول کی اتباع اختیار کی پس ہم کو شاہدوں میں لکھ دے۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿اٰل عمران ۳۔۸﴾

(ہمارے رب ہم کو ہدایت یافتہ ہونے کے بعد ہمارے دلوں کو خرابی میں نہ ڈال اور اپنے حضور سے ہم کو رحمت عطا فرما۔ بے شک تو وہاب ہے۔)

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا O (الفرقان ۲۶۔۷۴)

(ہمارے رب ہم کو رفیق زندگی اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہم کو پرہیزگاروں کا پیشوا بنا۔)

(۵)

گم شدہ عزیز کی واپسی، باہمی عناد اور خانگی رنجشیں دور ہونے کی مقبول دعا۔

رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ O (اٰل عمران ۳۔۹)

(ہمارے رب بے شک تو سب لوگوں کو ایک دن جس میں کچھ شک نہیں اکھٹا کرے گا۔ بیشک اللہ کا وعدہ خلاف نہیں ہوتا۔)

(۶)

طلب اولاد کی مقبول دعائیں

رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ O (الصّٰفّٰت ۳۷۔۱۰۰)

پروردگار مجھ کو نیک فرزند عطا فرما۔

رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ O (اٰل عمرٰن ۳۔۳۸)

(پروردگار اپنی قدرت سے مجھ کو نیک اولاد عطا فرما۔ بے شک تو سب کی دعائیں سنتا ہے۔)

رَبِّ لَا تَذَرۡنِیۡ فَرۡدًا وَّ اَنۡتَ خَیۡرُ الۡوٰرِثِیۡنَ ۚ O (الانبیآء ۲۱-۸۹)

(پروردگار مجھ کو بے اولاد نہ چھوڑ۔ تو سب وارثوں سے بہتر ہے۔)

(۷)

محافظت جنین کی مقبول دعا

رَبِّ اِنِّیۡ نَذَرۡتُ لَکَ مَا فِیۡ بَطۡنِیۡ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلۡ مِنِّیۡ ۚ اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ O (ال عمران ۳-۳۵)

(پروردگار میرے پیٹ میں جو بچہ ہے اس کو میں تیری سپردگی میں دیتی ہوں۔ پس میری دعا قبول فرما۔ بیشک تو سمیع و علیم ہے۔)

(۸)

ہر طرح کی ظاہری اور باطنی بیماریوں سے شفایابی کی مقبول دعا

رَبِّ اِنِّیۡ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَ اَنۡتَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِیۡنَ ۚ O (الانبیآء ۲۱-۸۳)

(مجھ کو بیماری نے آ گھیرا ہے اور تو ارحم الرحمین ہے۔ مجھ پر رحم فرما۔)

(۹)

تنگدستی، پریشانی اور قرض سے نجات کی مقبول دعا

رَبِّ اِنِّیۡ لِمَاۤ اَنۡزَلۡتَ اِلَیَّ مِنۡ خَیۡرٍ فَقِیۡرٌ ﴿۲۴﴾ (القصص ۲۸-۲۴)

(پروردگار جو نعمت بھیج دے میں اس کا سخت حاجت مند ہوں۔)

(۱۰)

رنج و غم دور ہونے اور ناگہانی مصیبت سے نجات پانے کی مقبول دعائیں

لَاۤ اِلٰہَ اِلَّاۤ اَنۡتَ سُبۡحٰنَکَ ٭ۖ اِنِّیۡ کُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِیۡنَ O (الانبیآء ۲۱-۸۷)

(تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے۔ بے شک میں غلط کاروں میں سے ہوں۔)

رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ O (القصص ۲۸ ـ ۱۶)

(پروردگار! بے شک میں نے خود پر ظلم کیا، مجھے بخش دے۔)

(۱۱)

بدکاروں کی بد عملی کے وبال سے خود کو اور اپنے اہل و عیال کو بچانے کی مقبول دعائیں

رَبِّ نَجِّنِیْ وَاَھْلِیْ مِمَّا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶۹﴾

(پروردگار مجھ کو اور میرے متعلقین کو بد عملوں کی خطاکاریوں کے وبال سے بچانا۔)

رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ ھٰذِہِ الْقَرْیَۃِ الظَّالِمِ اَھْلُھَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْکَ وَلِیًّا ۙ وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ

لَّدُنْکَ نَصِیْرًا ۭ﴿۷۵﴾ (النسآء ۴ ـ ۷۵)

(ہمارے رب اسی بستی کے ظالموں سے ہم کو بچا اور اپنی قدرت سے ہماری حمایت و امداد فرما۔)

(۱۲)

ظالموں اور مفسدوں کے شر سے بچنے کی دعائیں

رَبِّ انْصُرْنِیْ عَلَی الْقَوْمِ الْمُفْسِدِیْنَ O (العنکبوت ۲۹ ـ ۳۰)

(پروردگار مفسد لوگوں پر مجھ کو غالب فرما۔)

رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ

(پروردگار میں مغلوب ہوں پس مجھ کو غالب فرما۔)

رَبِّ نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿ع﴾ (القصص ۲۸ ـ ۲۱)

(پروردگار ظالموں سے نجات دلادے۔)

(۱۳)

دشمنوں کی بربادی کی دعا

رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ ۚ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿یونس ۱۰۔۸۸﴾

(ہمارے رب تونے دشمن کو اور اس کے ساتھیوں کو دنیاوی زندگی میں کچھ زینت و مال دے رکھا ہے۔ ہمارے رب کیا یہ اس لئے ہے کہ تیرے رستے میں رکاوٹ ڈالیں۔ ہمارے رب ان کے اس عارضی مال و دولت کو جھلس کر رکھ دےاور ان مغروروں کے دلوں پر غلیظ پردے ڈال دے پس کہیں امان نہ پائیں۔ یہاں تک کہ المناک عذاب دیکھیں۔)

(۱۴)

قومی جھگڑوں، باہمی تنازعوں اور آپس کی الجھنوں کو سلجھانے کی مقبول دعائیں

اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿الزمر ۳۹۔۴۶﴾

(اے اللہ آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، غیب اور شہادت کے جاننے والے جن باتوں میں لوگ آپس میں اختلاف کررہے ہیں تو ہی ان کے جھگڑوں کو چکائے گا۔)

رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ﴿الاعراف ۷۔۸۹﴾

(ہمارے رب ہم میں اور ہماری قوم میں جھگڑا پڑا ہے۔ حق فیصلہ فرمادے اور تو ہی بہتر فیصلہ فرمانے والا ہے۔)

(۱۵)

حصول علم و دانش کی مقبول دعائیں

رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ﴿طٰہٰ ۲۰۔۱۱۴﴾

(پروردگار! مجھے زیادہ علم نصیب کر)

رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ۙ ﴿الشعراء ۲۶۔۸۳﴾

(پروردگار مجھ کو دانش عطا فرما اور نیک بندوں میں شامل فرما۔)

(۱۶)

انشراح صدر، روحانی مشاغل میں کامیابی اور زبان میں تاثیر کی مقبول دعا

رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ﴿۲۵﴾ وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ﴿۲۶﴾ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ﴿۲۷﴾ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ﴿۲۸﴾ (طٰہٰ ۲۰۔ ۲۵ تا ۲۸)

(پروردگار میرا انشراح صدر فرما اور میرے کام میرے لئے آسان کر دے۔ اور میری زبان کی گرہ کھول دے تاکہ لوگ اثر لیں اور سمجھیں۔)

(۱۷)

منزل مقصود تک مع الخیر پہنچنے کی مقبول دعا

رَّبِّ اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ﴿المؤمنون ۲۳۔ ۲۹﴾

(پروردگار مجھ کو برکت والی منزل میں پہنچا۔ تو سب رہنماؤں سے بہتر رہنما ہے۔)

(۱۸)

دعائے استخارہ

رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ ۭ وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاۗءِ ﴿۳۸﴾

(ہمارے رب جو کچھ ہم چھپاتے اور ظاہر کرتے ہیں، تجھ کو معلوم ہے۔ اور اللہ پر کوئی چیز چھپی نہیں زمین میں اور نہ آسمان میں۔)

(۱۹)

دعائے رحمت

رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ﴿الکہف ۱۸۔ ۱۰﴾

(ہمارے پروردگار اپنی رحمت نازل فرما کر ہماری حاجت براری کی راہیں کھول دے۔)

عمل خاص

اگر کوئی سخت مشکل یا اہم حاجت پیش آئے تو روزہ رکھو اور دن بھر معتکف رہو۔ عصر کی نماز کے بعد اسماء حسنیٰ کی تسبیح پڑھ کر ۷۰ بار دعائے رحمت پوری یکسوئی سے پڑھو، اس کے بعد سر بسجود ہو کر حاجت برآری کی دعا مانگو۔ بعد افطار حسب استطاعت چند مساکین کو کھانا کھلاؤ۔

کبھی ضرورت مند انسان اپنی کسی نامناسب حاجت کی بھی دعا مانگتا ہے۔ ایسی غلطی لاعلمی یا مجبوری کے سبب ہوتی ہے کیونکہ :۔

وَيَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَيْرِ ۔ وَكَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا (بنی اسرآئیل ۱۷-۱۱)

انسان جس طرح بھلائی کی دعا مانگتا ہے اسی طرح کبھی برائی کی بھی دعا مانگنے لگتا ہے اور انسان بڑا جلد باز ہے۔

اس لئے ضروری ہے کہ حاجت برآری کی دعا مانگنے کے بعد ایک بار یہ دعا بھی پڑھی جائے؛

رَبِّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِيْ وَتَرْحَمْنِيْٓ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿هود ۱۱-۴۷﴾

(پروردگار ایسی نامناسب درخواست سے جس کی حقیقت کا مجھے علم نہیں پناہ مانگتا ہوں۔ اگر تو میری ایسی غلطی کو نہ بخشے گا اور مجھ پر رحم نہیں فرمائے گا تو میں گھاٹا پانے والوں میں سے ہو جاؤں گا۔)

(۲۰)

دعائے ملائکہ

رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿۷﴾ رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِۨ الَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۙ ﴿المؤمن ۴۰- ۷تا۸﴾

(ہمارے رب تیری رحمت اور تیرا علم سب چیزوں پر حاوی ہے۔ پس جن لوگوں نے توبہ کی اور تیرے دین پر چلے ان کو بخش دے اور ان کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔ ہمارے رب ان کو جنت کے باغوں میں داخل فرما، جن کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے اور ان کے باپ دادوں اور ان کی بیبیوں اور ان کی اولاد میں سے جو نیک ہوں ان کو بھی۔ بے شک تو عزیز و حکیم ہے۔)

اصحاب طریقت جنازہ کی نماز میں خواہ میت مرد کی ہو یا عورت کی یا بچہ کی دعائے ملائکہ پڑھتے ہیں۔ نماز جنازہ میت کے لئے دعائے مغفرت ہے۔ اصحاب طریقت اول تکبیر کے بعد بہ نیت دعا سورہ فاتحہ پڑھتے ہیں، دوسری تکبیر کے بعد دعائے ملائکہ پڑھتے ہیں۔ تیسری تکبیر کے بعد درود شریف پڑھتے ہیں۔ چوتھی تکبیر کے بعد سلام۔

اصحاب طریقت کا یہ بھی معمول ہے کہ جب کسی قبرستان یا کسی مزار و مقبرہ پر گزر ہوتا ہے، بہ نیت ایصال ثواب ایک بار سورہ فاتحہ دعائے ملائکہ اور درود شریف پڑھتے ہیں۔

ا

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَسَلَّمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ط

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

قدسی

فیضانِ قدسی

اس کتاب میں کیا ہے

؟

بندوں کو اپنے رب سے قریب کرنے والی چیز ...... اذکار و اشغال

دُنیا کی ہر چیز کو مسخر کرنے والی چیز ...... آیاتِ اسماء حسنیٰ

پہاڑوں کو ہلا دینے والی چیز ...... تسبیح اعظم الاذکار

ہر پریشانی سے نجات دلانے والی چیز ...... دُعاء قدسی

فکرِ معاش سے بے نیاز کرنے والی چیز ...... عمل مفتوح الغیب

www.qalandar-e-zaman.com